عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

۴۷

۴ تا ۱۱ ذی الحجہ ۱۴۱۵ھ بمطابق ۵ تا ۱۲ مئی ۱۹۹۵ء

عید الاضحیٰ مبارک

حضرت مولانا
محمد یوسف لدھیانوی
کی ایمان افروز تحریر

قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق

یہودی تنظیم
فری میسن
کیسے کام کرتی ہے؟

ختم نبوت
کی اہمیت
احادیث بخاری کی روشنی میں

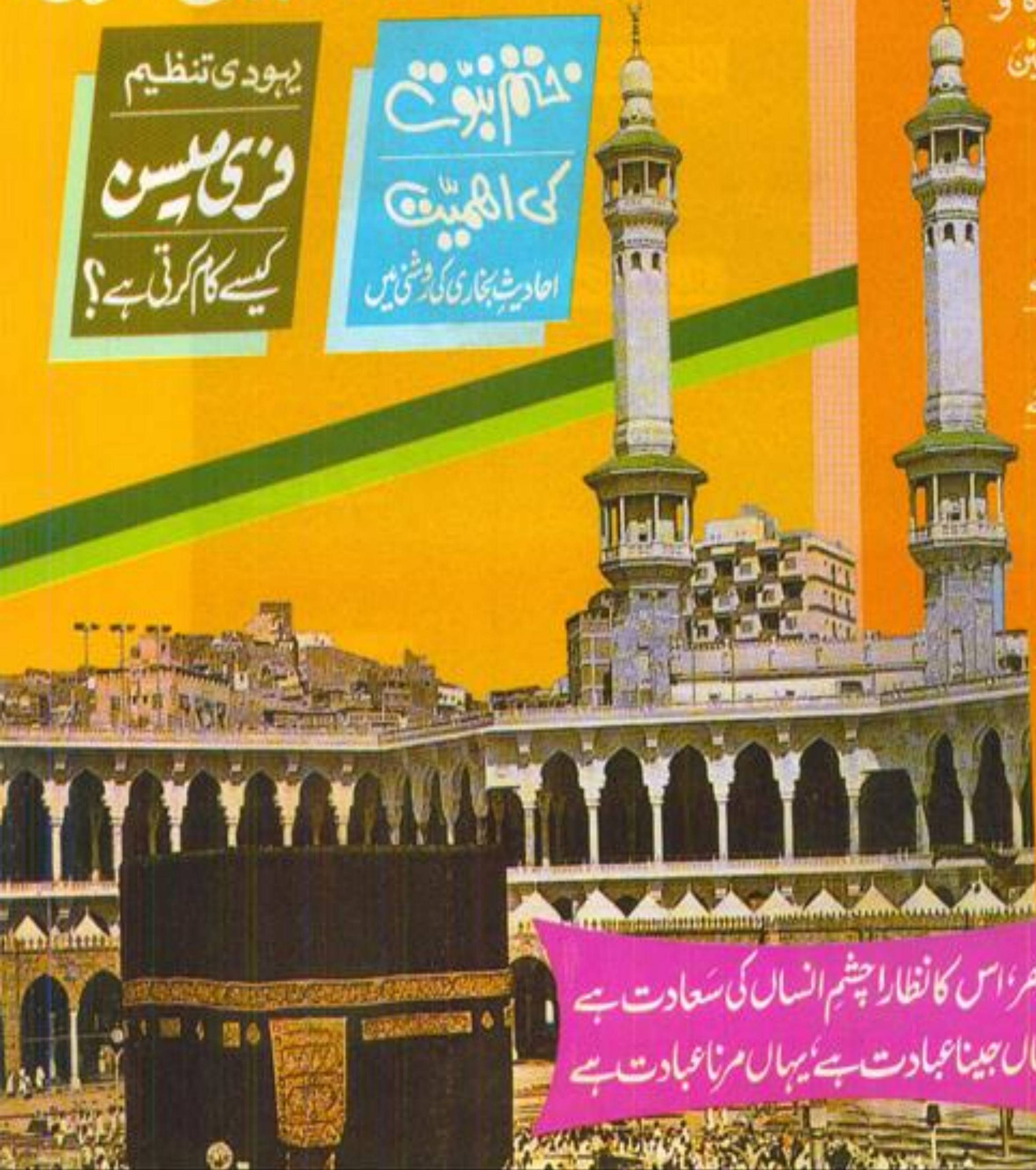

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ

بے شک سب سے پہلے جو گھر لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے۔ برکت والا اور سارے جہان کو ہدایت کرنے والا۔

یہ گھر، اس کا نظارا چشم انساں کی سعادت ہے
یہاں جینا عبادت ہے، یہاں مرنا عبادت ہے

دہشت گرد و تخریب کار کون؟

کیا حکومت اِن کو کیفرِ کردار تک پہنچائے گی

پاکستان میں تخریب کاری، دہشت گردی، قتل و اغوا کی منظّم وارادت پر پاکستان کا شہری سراسیمگی اور خوف و ہراس کا شکار ہے۔ افسردہ، خوف زدہ اور پریشان ہے۔ ہر شخص چیخ اُٹھا ہے کہ اس میں اسرائیل، بھارت اور امریکہ کے ایجنٹ ملوث ہیں۔ ملکِ عزیز کو دشمن تباہ کُن حالات سے محض اس لیے دوچار کر رہا ہے کہ یہ طاقتیں پاکستان کی افواج اور پُرامن ایٹمی پلانٹ کو تباہ کرنا چاہتی ہیں۔ آئیے دیکھئے اِن پاکستان دشمن طاقتوں کا پاکستان میں ایجنٹ کون ہے؟

اسرائیل اور مرزائی

(1) اِسرائیل میں مرزائی مشن قائم ہے۔ (بجٹ آمد و خرچ تحریکِ جدید ۶۳-۱۹۶۲ء صفحہ ۳۵) اور اسرائیلی فوج میں چھ سو قادیانی ملازم ہیں۔ (ہفت روزہ طاہر لاہور ج ۵ ش ۲۳ صفحہ ۱۵)

(2) اِسرائیل میں مرزائی مشن کے انچارج کا اسرائیل کے صدر سے رابطہ ہوتا ہے۔ (۱۴ر جنوری ۱۹۸۶ء نوائے وقت لاہور)

بھارت اور مرزائی

(1) مرزائی جماعت کے سربراہ مرزا بشیر آنجہانی نے اعلان کیا کہ پاکستان و ہندوستان کی تقسیم عارضی ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ دوبارہ "اکھنڈ ہندوستان" بن جائے۔ (الفضل قادیان ۱۶ر مئی ۱۹۴۷ء)

(2) مرزائی جماعت کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان، بنگلہ دیش اور بھارت کی تقسیم غیر فطری ہے۔ اس تقسیم کو ختم کر کے ایک ہو جانا چاہیے۔

امریکہ اور مرزائی

(1) امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کو ختم کرانے کے لیے دباؤ اور امداد کی بندش و بحالی کو اس سے وابستہ کرنا۔

(2) حالیہ فسادات و تخریب کاری اور دہشت گردی سے قبل ایک ماہ میں "امریکی سفارت کار دل" کا ربوہ میں تین بار آنا۔ مرزائی قیادت سے علیحدگی میں ملاقاتیں جس کی تفصیلات کا پاکستان کی ایجنسیوں کو بھی علم نہیں۔ (حالیہ اخبارات۔ جنگ، نوائے وقت لاہور)

جس طرح

دُنیا بھر کے یہودی، مسلمان اور مسلم حکومتوں کے خلاف منظم سازشوں میں مصروفِ کار ہیں۔ اسی طرح قادیانی جماعت "سیاسی پناہ" کے نام سے منظم طریقے سے اپنے افراد کو تخریب کاری و دہشت گردی کی تربیت کے لیے بیرونِ ملک بھجوا رہی ہے۔ اِن تخریب کاروں کے آنے جانے کا یہ عمل مسلسل کئی سال سے جاری ہے۔

اِن حالات میں

حکومتِ پاکستان اپنی ذمے داری کا احساس کرے، غیر ملکی ایجنٹ، سازشی گروہ پر مقدمہ چلائے اور قادیانی جماعت کو خلافِ قانون قرار دے کر ان کے اثاثوں کو منجمد کرے۔

شعبۂ نشر و اشاعت: عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت (ملتان، پاکستان)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
کراچی
انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۳ | ۹ر ذوالحجہ تا ۱۵ر ذوالحجہ ۱۵ھ بمطابق ۵ر مئی تا ۱۲ر مئی ۱۹۹۵ء | شمارہ نمبر ۴۷

اِس شمارے میں

قربانی کے فضائل و مسائل	۵
قادیانیوں اور دوسرے غیر مسلموں میں فرق	۹
یہودی تنظیم فری میسن کیسے کام کرتی ہے	۱۳
ختم نبوت کی اہمیت۔ احادیث بخاری کی روشنی میں	۱۷
قادیانی مسیح کی صحبت میں قادیانیوں کا اخلاقی زوال	۲۰
غیبت کے نقصانات اور اس کا علاج	۲۲
اخبار ختم نبوت	۲۳

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

مرتب
حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

تزئین
ارشد دوست محمد

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
متحدہ عرب امارات، انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۰۴۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

پبلشر : عبدالرحمٰن باوا ○ طابع : سید شاہد حسن ○ مطبع : القادر پرنٹنگ پریس ○ مقام اشاعت : ۱۰۳ پرانی نمائش کراچی

توہینِ رسالت کے قانون میں ترمیم کا حکومتی فیصلہ
اور
ملّی یکجہتی کونسل کا قیام

حال ہی میں حکومت میں شامل بعض حضرات نے انکشاف کیا ہے کہ کابینہ نے تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں توہین رسالت کی سزا سے متعلق حصے میں ترمیم منظور کرلی ہے۔ جسے غالباً" آرڈیننس کے ذریعہ نافذ کردیا جائے گا۔ قبل ازیں بھی ایسا ہی اعلان کرنے کے بعد مسلمانوں کے ردعمل کے نتیجہ میں حکومت نے خاموشی اختیار کرلی تھی۔ مگراب ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وزیراعظم کے امریکی دورہ میں اس مسئلہ پر سخت موقف اختیار کرنے کی ہدایت ملی ہے اور واپسی پر فوراً" کابینہ کے اجلاس میں ترمیم کی منظوری دے دی گئی۔

حکومت کے اس غیردانشمندانہ فیصلے پر مسلمانوں میں اضطراب کی لہردوڑ گئی ہے۔ "تحفظ ناموس رسالت" کی قانونی حیثیت میں تبدیلی کے اعلان نے ہر مسلمان کو سوچنے پر مجبور کردیا کہ حکومت میں شامل اسلام دشمن گروہ کی چیرہ دستیوں سے دینی شعائر کے تحفظ کی کون سی راہ اختیار کی جائے۔ مختلف الخیال دینی و سیاسی رہنماؤں نے ملی یکجہتی کونسل کے عنوان سے ایک اتحاد قائم کرکے اسی پہلو پر غوروفکر کرکے اپنے ۲۴ راپریل کے لاہور اجلاس میں سترہ نکاتی ضابطہ اخلاق پر اتفاق کا اظہار کیا ہے اس کے ساتھ ہی اجلاس نے ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ جیسی تحریک چلانے کا بھی عندیہ دیا ہے۔ اور یہ وضاحت بھی کی ہے کہ یہ تحریک خالص دینی مسائل کے لئے کام کرے گی۔ اور ضلعی سطح سے مرکز تک باقاعدہ نظام بنایا جائے گا۔

وزیراعظم کے دورہ امریکہ کے تناظر میں وزراء کے بیانات پر اسراریت کے حامل نظر آتے ہیں۔ بین الاقوامی نشریاتی رپورٹوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ دورہ امریکہ محض وعدوں کی سوغات کا ذریعہ بن سکا ہے۔ لیکن پاکستان کے وزیر اطلاعات و نشریات اعلان کرتے ہیں کہ "ہم ملکی مفاد کی خاطر امریکی دورے کی کامیابی سے پردہ ہٹانا نہیں چاہتے۔" (خبریں۔ لاہور)

جیسا کہ سب جانتے ہیں وزیراعظم نے "اسلامی بنیاد پرستی" اور اسلامی بنیاد پرستوں کی مزعومہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کیلئے امریکہ اور مغربی ملکوں سے مدد کی اپیل کی تھی۔ امریکی صدر سے اپنی تنہائی کی ملاقات کے بعد بین الاقوامی دہشت گردی کے خلاف اپنی جنگ کے اعلان کا اعادہ اور آئندہ قاہرہ میں منعقد ہونے والی "مخالف دہشت گردی کانفرنس" کی خبر کی روشنی میں وزیر اطلاعات کا اعلان "اخفاء کامیاب دورہ امریکہ" کی پراسراریت براہ راست نمایاں ہوکر سامنے آجاتی ہے۔ اس سب پس منظر میں ملی یکجہتی کونسل کے اعلانات سے مستقبل قریب میں خطرناک تصادم کا تاثر ابھر کر سامنے آتا ہے اگر خدانخواستہ ایسی صورت پیدا کردی جاتی ہے تو بین الاقوامی اسلام دشمن قوتوں کی آلہ کار ملک کے اندر موجودہ اسلام دشمن لابی اس کو غلط سمت دے کر قومی دھارے کا رخ افہام و تفہیم کے بجائے دوسری طرف موڑ دے گی اور سرزمین پاکستان، مصر و الجزائر کی طرح سیکولرزم کا نمرودی آتش کدہ بن سکتی ہے۔

حکومتی حلقوں میں شامل بے دین عناصر پر تو کلام نرم و نازک بے اثر نظر آتا ہے البتہ حکومت میں شامل سمجھدار اور فکر و فہم کے حامل حلقوں سے ہماری گزارش ہے کہ نادان دوستوں کی باتوں میں آکر ہوش مندی کا دامن چھوڑنے کے ارتکاب سے ارباب اختیار کو بچانے کی کوشش کریں۔ دوسری طرف ملی یکجہتی کونسل کے ذمہ دار حضرات، دیگر تمام اہم دینی زعماء و علما اور دینی جماعتوں کے مشورہ اور تعاون سے سوچ سمجھ کر فیصلے کرنے کی راہ اختیار کریں۔

قربانی کے فضائل

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا یا رسول اللہ! ان قربانیوں کی کیا حقیقت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ طریقہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام سے جاری ہوا ہے اور یہ ان کا طریقہ چلا آرہا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ہم کو ان میں کیا ملتا ہے؟ فرمایا ہر بال کے بدلہ ایک نیکی! عرض کیا اون والے جانور یعنی بھیڑ' دنبہ کے ذبح پر کیا ملتا ہے؟ فرمایا ہر بال کے بدلہ ایک نیکی ملتی ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ ابن ماجہ واحمد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بقر عید کی دس تاریخ کو کوئی بھی نیک کام اللہ کے نزدیک (قربانی کا) خون بہانے سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔ اور قیامت کے دن قربانی والا اپنے جانور کے بالوں اور سینگوں اور کھروں کو لے کر آئے گا (اور یہ چیزیں ثواب عظیم کا ذریعہ بنیں گی) نیز فرمایا کہ قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک درجہ قبولیت پالیتا ہے۔ لہٰذا تم خوش دلی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔

(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۲۸ بحوالہ ترمذی وابن ماجہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی صاحبزادی) حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے (قربانی کے وقت) فرمایا کہ اے فاطمہ کھڑی ہو اپنی قربانی کے پاس حاضر ہو جاؤ کیونکہ اس کے خون کے پہلے قطرہ کی وجہ سے تمہارے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا یا رسول اللہ کیا یہ فضیلت صرف ہمارے لئے یعنی اہل بیت کے واسطے ہے یا سب مسلمانوں کے لئے ہے؟ آپ نے فرمایا یہ فضیلت ہمارے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے ہے۔

(الترغیب والترہیب للحافظ المنذری ج ۲ ص ۱۰۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں دس سال قیام فرمایا اور ہر سال قربانی فرمائی۔ (مشکوٰۃ)

ان احادیث سے قربانی کی بہت زیادہ تاکید معلوم ہوئی۔ حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پابندی سے قربانی کرنے اور اس کے لئے تاکید فرمانے کی وجہ سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اہل وسعت پر قربانی کو واجب کہا ہے اور فرمایا ہے کہ صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے۔ (واجب کا درجہ فرض کے قریب ہے بلکہ عمل میں فرض کے برابر ہے)

ابن ماجہ وغیرہ میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنبے بہت موٹے تازے چتکبرے

فضل کریم کھوکھر اسلام آباد

چتکبرے خصی ذبح کئے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا نہ اس کی نظریں تمہارے مال پر ہیں بلکہ اس کی نگاہیں تمہارے دلوں پر اور تمہارے اعمال پر ہیں۔

حضور علیہ السلام کے پاس دو دنبے چتکبرے۔ بڑے بڑے سینگوں والے لائے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لٹا کر ان کی گردن پر پاؤں رکھ کر بسم اللہ واللہ اکبر پڑھ کر ذبح کیا۔

صحیح حدیث میں ہے کہ جسے وسعت ہو اور قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔

جس کے پاس نصاب زکوٰۃ جتنا مال ہو اس پر قربانی واجب ہے۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ماہ ذی الحجہ کا چاند دیکھ لے اور اس کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو چاہئے کہ اپنے بال اور ناخن سے کچھ بھی نہ کاٹے (جب قربانی کرلے تب کاٹے)

(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۲۸ بحوالہ مسلم)

قربانی کے جانور اور ان کی عمریں

قربانی کے جانور شرعاً مقرر ہیں۔ گائے' بھینس' بھینسا' اونٹ' بکری' بکرا' بھیڑ' بھیڑی' دنبہ' دنبی کی قربانی کی جاسکتی ہے ان کے علاوہ اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں اگرچہ کتنا ہی قیمتی ہو اور کھانے میں جس قدر بھی مرغوب ہو لہٰذا ہرن کی قربانی نہیں ہوسکتی۔ اسی طرح دوسرے حلال جانور قربانی میں ذبح نہیں کئے جاسکتے۔

گائے' بیل' بھینس' بھینسا کی عمر کم از کم دو سال اور اونٹ اونٹنی کی عمر کم از کم پانچ سال اور باقی جانوروں کی عمر کم از کم ایک سال ہونا ضروری ہے۔ ہاں اگر بھیڑ' دنبہ سال بھر سے کم کا ہو لیکن موٹا تازہ اتنا ہو کہ سال بھر والے جانوروں میں چھوڑ دیا جائے تو فرق محسوس نہ ہو تو اس کی بھی قربانی ہوسکتی ہے بشرطیکہ چھ مہینے سے کم کا نہ ہو اگر اتنا موٹا تازہ ہو جس کا ابھی ذکر ہوا تو کسی مفتی کو دکھالیں' پھر ان کے قول کے مطابق عمل کریں۔

کیسے جانوروں کی قربانی درست ہے

چونکہ قربانی کا جانور بارگاہ خداوندی میں پیش کیا جاتا ہے اس لئے جانور خوب عمدہ' موٹا تازہ' صحیح سالم عیبوں سے پاک ہونا ضروری ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ قربانی کے جانور کی آنکھ' کان اچھی طرح دیکھ لیں اور ایسے جانور کی قربانی نہ کریں جس کا کان چرا

ہوا ہو یا جس کے کان میں سوراخ ہو۔(رواہ الترمذی)

مسئلہ : گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی میں سات حصے ہوسکتے ہیں یعنی ان میں سے ایک جانور میں سات قربانیاں ہوسکتی ہیں، خواہ ایک ہی آدمی ایک گائے لے کر اپنے گھر کے آدمیوں کے وکیل بنانے سے ان کا وکیل بن کر سات حصے تجویز کرکے ذبح کردے یا مختلف گھروں کے آدمی ایک ایک یا دو دو حصے لے کر سات حصے پورے کرلیں، دونوں صورتوں میں قربانی درست ہوجائے گی۔

مسئلہ : چونکہ عقیقہ بھی ثواب کا کام ہے اس لئے قربانی کی گائے یا اونٹ میں اگر کچھ حصے قربانی کے اور کچھ حصے عقیقہ کے ہوں تو یہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ : یہ بات بہت مشہور ہے کہ عقیقہ کا گوشت بچہ کے ماں باپ، نانا، نانی، دادا، دادی کو کھانا درست نہیں اس کی اصل کچھ نہیں، اس کا حکم قربانی جیسا ہے۔

مسئلہ تکبیر تشریق : قربانی کے ایام میں تکبیر تشریق شروع ہوتی ہے یعنی ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ یہ پڑھیں:

اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد۔

مرد زور سے پڑھیں اور عورتیں آہستہ پڑھیں۔ نویں تاریخ کی فجر کی نماز سے لے کر تیرہویں تاریخ کی نماز عصر تک یہ تکبیر ہر فرض نماز کے بعد پڑھی جائے..... سلام پھیر کر فوراً پڑھیں۔

مسئلہ : اگر چھ آدمیوں نے قربانی کا ایک حصہ لیا اور ایک شخص نے ایک حصہ گوشت کھانے یا تجارت کرنے کی نیت سے لے لیا مقصد قربانی کا ثواب لینا نہ تھا تو کسی کی بھی قربانی درست نہ ہوگی اگر قربانی کی گائے میں کسی مرتد، قادیانی، بددین کو شریک کرلیا تب بھی کسی کی قربانی درست نہ ہوگی۔

مسئلہ : اگر کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہو تب بھی کسی کی قربانی درست نہ ہوگی نہ اس کی جس کا ساتواں حصہ یا اس سے زیادہ تھا نہ اس کی جس کا حصہ ساتویں حصہ سے کم تھا۔

مسئلہ : چھوٹے جانور یعنی بکرا، بکری وغیرہ میں شرکت نہیں ہوسکتی۔ ایک شخص کی جانب سے ایک ہی جانور ہوسکتا ہے۔

مسئلہ : جو جانور تین پاؤں سے چلتا ہے اور چوتھا پاؤں رکھتا ہی نہیں یا چوتھا پاؤں رکھتا تو ہے مگر اس سے چل نہیں سکتا یعنی چلنے میں اس سے سہارا نہیں لیتا تو اس کی قربانی درست نہیں۔ اگر چاروں پاؤں سے چلتا ہے اور ایک پاؤں میں کچھ لنگ ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔

مسئلہ : جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں اس کی قربانی درست نہیں اور کچھ دانت گرگئے لیکن جو باقی ہیں وہ تعداد میں گرجانے والے دانتوں سے زیادہ ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔

مسئلہ : اگر کسی جانور کے پیدائش ہی سے کان نہیں تو اس کی قربانی درست نہیں اور اگر دونوں کان ہیں اور صحیح سالم ہیں لیکن ذرا چھوٹے ہیں تو اس کی قربانی درست ہوسکتی ہے۔

مسئلہ : قربانی کے لئے کسی نے گائے خریدی اور خریدتے وقت یہ نیت کی کہ اگر کوئی مل گیا تو ں کو بھی گائے میں شریک کرلیں گے اور قربانی کریں گے۔ اس کے بعد کچھ اور لوگ گائے میں شریک ہوگئے تو یہ درست ہے اور اگر خریدتے وقت اس کی نیت شریک کرنے کی نہ تھی بلکہ پوری گائے اپنی طرف سے قربانی کرنے کا ارادہ تھا تو اب اس میں کسی اور کا شریک ہونا بہتر تو نہیں ہے لیکن اگر کسی کو شریک کرلیا تو دیکھنا چاہئے کہ جس کو شریک کیا ہے وہ امیر ہے کہ اس پر قربانی واجب ہے یا غریب ہے کہ جس پر قربانی واجب نہیں، اگر امیر ہے تو درست ہے اور اگر غریب ہے تو درست نہیں۔

مسئلہ : بعض لوگ کہتے ہیں کہ بقرعید کے روز قربانی تک روزے سے رہے۔ یہ محض بے اصل ہے۔ البتہ قربانی سے پہلے کھانا نہ کھانا مستحب ہے لیکن وہ روزہ نہیں، نہ روزہ کا ثواب ہے، نہ روزہ کی نیت ہے۔

مسئلہ : بعض لوگوں سے یہ سنا گیا ہے کہ جو شخص قربانی میں حصہ لے اس کو ذوالحجہ کی پہلی تاریخ سے گوشت کھانا بند کردینا چاہئے سو یہ بھی محض غلط ہے۔

مسئلہ : قربانی تو صرف اپنی جانب سے واجب ہے۔ اپنی اولاد یا بیوی کی طرف سے یا والدین کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں۔ اگر مالیت کے اعتبار سے ان لوگوں پر الگ قربانی واجب ہوتی ہو تو ہر ایک شخص اپنی طرف سے قربانی کردے۔

مسئلہ : اگر کسی کے ذمہ مسئلہ کی رو سے قربانی واجب نہ تھی یعنی اس کے پاس اتنا مال نہ تھا جس پر قربانی واجب ہوتی لیکن اس نے جانور خرید لیا تو اس پر قربانی واجب ہوگئی۔

مسئلہ : اگر قربانی کا جانور خرید لیا پھر اس میں کوئی ایسا عیب پیدا ہوگیا جس کی وجہ سے قربانی درست نہیں ہوتی تو اس کے بدلہ دوسرا جانور خرید کر قربانی کرے، ہاں اگر غریب آدمی ہو جس پر قربانی واجب نہ تھی اور اس نے ثواب کے شوق میں جانور خرید لیا تھا تو اسی کی قربانی کردے۔

مسئلہ : قربانی کے دنوں میں اگر کسی نے قربانی کا جانور خریدا اور وہ گم ہوگیا اس لئے دوسرا جانور خریدا پھر وہ پہلا بھی مل گیا تو اگر امیر آدمی کو ایسا اتفاق پڑا تو ایک ہی جانور کی قربانی اس پر واجب ہے اور اگر غریب آدمی کو ایسا اتفاق ہوا تو دونوں کی قربانی واجب ہوگی۔

مسئلہ : شرعی مسافر یعنی جو شخص اپنے شہر یا بستی سے ۴۸ میل سفر کے ارادے سے ایام قربانی سے قبل نکلا ہو اس پر قربانی واجب نہیں ہاں اگر قربانی کے دنوں میں کسی دن گھر پہنچ جائے یا کسی

جگہ ۱۵ دن قیام کی نیت کرلے تو اس پر قربانی واجب ہوجائے گی۔

مسئلہ: جس جانور کے پیدائش ہی سے سینگ نہیں لیکن عمر اتنی ہوچکی ہے جتنی قربانی کے جانور کی ہونی لازم ہے تو اس کی قربانی درست ہے اور اگر اس کے سینگ نکل آئے اور ان میں سے ایک یا دونوں کچھ ٹوٹ گئے تو ایسے جانور کی قربانی ہوسکتی ہے۔ ہاں البتہ اگر بالکل جڑ سے اکھڑ گئے تو اس کی قربانی درست نہیں۔

مسئلہ: خصی جانور کی قربانی نہ صرف یہ کہ درست ہے بالکل افضل ہے کیونکہ اس کا گوشت اچھا ہوتا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ایسے جانوروں کی قربانی فرمائی ہے۔

مسئلہ: قربانی کا گوشت آپ کھائے اور اپنے رشتے ناطے کے لوگوں کو دے، اور فقیروں، محتاجوں، کو خیرات کرے اور بہتر یہ ہے کہ کم سے کم تہائی حصہ خیرات کرے۔ خیرات میں تہائی سے کمی نہ کرے، لیکن اگر کسی نے تھوڑا ہی گوشت خیرات کیا تو بھی گناہ نہیں ہے اور اگر عیال دار ہے اور سارا گھر والوں کو کھلادیا تو بھی کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: قربانی کی کھال یا تو یوں ہی خیرات کردے یا بیچ کر اس کی قیمت خیرات کردے، وہ قیمت ایسے لوگوں کو دے جن کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے اور قیمت میں جو پیسے ملے ہیں بعینہ وہی خیرات کرنا چاہئے اگر وہ پیسے کسی کام میں خرچ کرڈالے اور اتنے ہی پیسے اپنے پاس سے دے دئے تو بری بات ہے مگر ادا ہوجائیں گے۔

مسئلہ: اگر کھال کو اپنے کام میں لائے، جیسے اس کی مشک یا ڈول یا جانماز بنوالی یہ بھی درست ہے۔

مسئلہ: قربانی کی کھال کی قیمت کو مسجد کی مرمت یا کسی نیک کام میں لگانا درست نہیں۔ خیرات ہی کرنا چاہئے۔

مسئلہ: کچھ گوشت یا چربی یا چھیچھڑے قصائی کو مزدوری میں نہ دے بلکہ اپنے پاس سے الگ دے۔

مسئلہ: اپنی خوشی سے کسی مردے کو ثواب پہنچانے کے لئے قربانی کرے تو اس کے گوشت سے خود کھانا، کھلانا، بانٹنا سب درست ہے جس طرح قربانی کا حکم ہے۔

قربانی کا وقت

مسئلہ: بقر عید کی دسویں تاریخ سے لے کر بارہویں تاریخ کی شام تک قربانی کرنے کا وقت ہے۔ جس دن چاہے قربانی کرے لیکن قربانی کرنے کا سب سے افضل ترین دن بقر عید کا دن ہے۔ پھر گیارہویں پھر بارہویں۔

مسئلہ: بقر عید کی نماز ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں ہے۔ نماز عید پڑھ چکیں تب قربانی کریں۔ البتہ اگر کوئی دیہات یا گاؤں میں ہو جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی تو وہاں دسویں تاریخ کو فجر کی نماز کے بعد قربانی کردینا درست ہے۔

مسئلہ: بارہویں تاریخ کا سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے قربانی کردینا درست ہے جب سورج ڈوب گیا تو اب قربانی کرنا درست نہیں۔

شب عید کی عبادت: جس رات کے بعد صبح کو عید الفطر یا بقر عید ہونے والی ہو اس رات کو زندہ رکھنے یعنی نمازوں میں قیام کرنے کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے دونوں عیدوں کی راتوں کو ثواب کا یقین رکھتے ہوئے زندہ رکھا اس کا دل اس دن نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مردہ ہوں گے۔(یعنی قیامت کے دن خوف وگھبراہٹ سے محفوظ رہے گا) (الترغیب الترہیب)

مسئلہ: دسویں سے بارہویں تک جب جی چاہے قربانی کرے چاہے دن میں چاہے رات میں، رات کو ذبح کرنا بہتر نہیں کہ شاید کوئی رگ نہ کٹے اور قربانی نہ ہو۔

مسئلہ: اگر کوئی شہر کا رہنے والا اپنی قربانی کا جانور کسی گاؤں میں بھیج دے تو اس کی قربانی نماز سے پہلے بھی درست ہے۔ اگرچہ وہ خود شہر ہی میں موجود ہو لیکن جب قربانی دیہات میں بھیج دی جائے تو نماز سے پہلے قربانی کرنا درست ہوگیا۔ ذبح ہوجانے کے بعد اس کو منگوالے اور گوشت کھالے۔

مسئلہ: مالدار کو بھی قربانی کا گوشت دے سکتے ہیں اور اپنے نوکر چاکر کو دینا بھی درست ہے۔ لیکن کام کے بدلے اور محنت مزدوری کے معاوضے میں نہیں دے سکتے۔ اگر کوئی نوکر غیر مسلم ہے اس کو بھی قربانی کا گوشت دے سکتے ہیں بلکہ نوکر کے علاوہ بھی کوئی پاس پڑوس میں کافر گوشت طلب کرے تو اس کو بھی دینا درست ہے۔

مسئلہ: قربانی کے دنوں ہی میں جانور کی قربانی کرنا لازم ہے اگر جانور کو زندہ صدقہ کردیا تو قربانی ادا نہیں ہوئی ہاں اگر قربانی کے دنوں میں کوئی شخص ذبح نہ کرسکا مثلاً جانور نہ ملا یا کوئی اور بات پیش آگئی تو تین دن گزر جانے کے بعد اگر جانور موجود ہے تو اس کو صدقہ کردے ورنہ کسی محتاج کو قیمت دے دے۔

مسئلہ: سات آدمی بھینس میں شریک ہوئے تو گوشت بانٹتے وقت اٹکل سے نہ بانٹیں، بلکہ خوب ٹھیک ٹھیک تول کر بانٹیں نہیں تو اگر کوئی حصہ کم یا زیادہ رہے گا تو سود ہوجائے گا اور گناہ ہوگا۔

مسئلہ: قربانی کے جانور کے تھنوں میں اگر دودھ آجائے اور ذبح کا وقت نہیں آیا تو تھنوں پر ٹھنڈا پانی چھڑک دیں تاکہ دودھ اترنا رک جائے۔ اور اگر دودھ نکل لیا تو اس کو صدقہ کردیں۔ اسی طرح ذبح سے پہلے اگر اون کاٹ لیا تو اس کا بھی صدقہ کردیں ہاں اگر ذبح کے بعد دودھ نکالا اون کاٹا تو اس کو اپنے کام میں لاسکتے ہیں۔ اگر قربانی نذر کی ہو تو اگرچہ ذبح کے بعد دودھ نکالا یا اون کاٹا تب بھی دونوں چیزیں صدقہ کردیں۔

مسئلہ: جو جانور اندھا یا کانا ہو، ایک آنکھ کی

تہائی روشنی یا اس سے زیادہ جاتی رہی ہو یا ایک کان تہائی یا تہائی سے زیادہ کٹ گیا ہو یا تہائی دم یا تہائی سے زیادہ کٹ گئی ہو تو اس جانور کی قربانی درست نہیں۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن کوئی چیز تناول نہیں فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ (عیدگاہ) سے واپس تشریف لے آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قربانی سے تناول فرماتے۔
(دار قطنی۔ج ۴ص ۴۵)

مسئلہ: اتنا دبلا پتلا بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ ہو' اس کی قربانی درست نہیں ہے اگر اتنا دبلا نہ ہو تو دبلے ہونے سے کچھ نہیں' اس کی قربانی درست ہے لیکن موٹے تازے جانور کی قربانی کرنا زیادہ بہتر ہے۔

منت کی قربانی

مسئلہ: جس نے قربانی کرنے کی منت مانی پھر وہ کام پورا ہوگیا جس کے واسطے منت مانی تھی تو اب قربانی کرنا واجب ہے چاہے مالدار ہو یا نہ ہو اور منت کی قربانی کا سب گوشت فقیروں کو خیرات کردے۔ نہ آپ کھائے نہ امیروں کو دے اس سے جتنا آپ کھایا ہو یا امیروں کو دیا ہو اتنا پھر خیرات کرنا پڑے گا۔

وصیت کی قربانی

مسئلہ: اگر کوئی وصیت کرکے مرگیا کہ میرے ترکہ میں سے میری طرف سے قربانی کی جائے اور اس کی وصیت کے مطابق اسی کے مال سے قربانی کی گئی تو اس قربانی کا تمام گوشت وغیرہ خیرات کرنا واجب ہے (واضح رہے کہ وصیت میں میت کے ترکہ کے ۱/۳ کے اندر اندر نافذ ہوسکتی ہے)۔

غائب کی طرف سے قربانی

مسئلہ: کوئی شخص یہاں موجود نہیں ہے اور دوسرے شخص نے اس کی طرف سے بغیر اسکے کہنے یا خط لکھنے کے قربانی کردی تو یہ قربانی درست نہیں ہوئی اور اگر کسی جانور میں کسی غائب کا حصہ اس کی اجازت کے بغیر تجویز کرلیا گیا تو اور حصہ داروں کی قربانی بھی صحیح نہ ہوگی۔ البتہ اگر غائب آدمی خط لکھ کر وکیل بنا دے تو اس کی طرف سے قربانی کرسکتے ہیں جن کے لڑکے' رشتہ دار مشرق وسطی کے کسی دور شہر میں ہیں یا یورپ یا امریکہ میں ملازم ہیں اگر وہ لکھ دیں کہ ہماری طرف سے قربانی کردی جائے تو اس کی طرف سے قربانی کرنے سے ادا ہوجائے گی۔

ذبح کرنے کا بیان

مسئلہ: قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے اور دوسرے سے ذبح کرانا بھی جائز ہے۔ اگر دوسرے سے ذبح کرائے اور خود وہاں موجود ہو تو بہتر ہے جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدہ فاطمہؓ کو قربانی کے جانور کے قریب حاضر ہونے کا حکم فرمایا مگر عورت کو پردہ کا اہتمام کرنا لازم ہے۔

مسئلہ: مسلمان کا ذبح کرنا بہرحال درست ہے' چاہے عورت ذبح کرے یا مرد' چاہے پاک ہو یا ناپاک۔ مرتد' زندیق' قادیانی' ملحد کا ذبیحہ حرام ہے ان سے ذبح نہ کرائیں نہ قربانی کے موقع پر اور نہ کسی اور موقعہ پر' اگر ان سے ذبح کرالیا تو نہ قربانی ہوگی نہ گوشت حلال ہوگا۔

مسئلہ: ذبح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کا منہ قبلہ کی طرف کرکے تیز چھری ہاتھ میں لے کر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر اس کے گلے کو کاٹے یہاں تک کہ چار رگیں کٹ جائیں' ایک نرخرہ جس سے سانس لیتا ہے' دوسری وہ رگ جس سے دانہ پانی جاتا ہے اور دو شہ رگیں جو نرخرے کے دائیں بائیں ہوتی ہیں' اگر ان چار میں سے تین ہی کٹیں تو بھی درست ہے اس کا کھانا حلال ہے اور اگر دو ہی رگیں کٹیں تو وہ جانور مردار ہے اور اس کا کھانا درست نہیں ہے۔

مسئلہ: ذبح کرتے وقت بسم اللہ قصداً نہیں پڑھی تو وہ مردار ہے اور اس کا کھانا حرام ہے اور اگر بھول جائے تو کھانا درست ہے۔

مسئلہ: کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ اور منع ہے اسی طرح ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کی کھال کھینچنا' ہاتھ پاؤں توڑنا' اور کاٹنا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ: اگر مادہ جانور کی قربانی کی اور اس کے پیٹ سے بچہ نکل آیا تب بھی قربانی ہوگئی۔ اگر بچہ زندہ نکلے تو اس کو بھی ذبح کردے۔

مسئلہ: قربانی کرتے وقت زبان سے نیت پڑھنا اور دعا پڑھنا ضروری نہیں اگر دل میں خیال کرلیا کہ میں قربانی کرتا ہوں اور زبان سے کچھ نہیں پڑھا فقط بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کردیا تو بھی قربانی درست ہوگئی' لیکن اگر یاد ہو تو دعا پڑھ لینا

باقی صفحہ ۱۳ پر

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر لائن - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۔ ۷۵۵۰۲۰

قادیانیوں اور دوسرے غیر مسلموں میں فرق

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ وسلام علی
عبادہ الذین اصطفیٰ۔

حضرات! اس وقت مجھے اختصار کے ساتھ چند باتیں گزارش کرنی ہیں۔ قادیانیوں اور دوسرے کافروں کے درمیان کیا فرق ہے؟ سب سے پہلے مجھے ایک سوال کا جواب دینا ہے۔ اور یہ سوال ہمارے بہت سے بھائیوں کے ذہن کا کانٹا بنا ہوا ہے۔ وہ سوال یہ ہے' کہ مان لیا جائے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں لیکن دنیا میں غیر مسلم تو اور بھی بہت ہیں۔ یہودی ہیں' عیسائی ہیں' ہندو ہیں' سکھ ہیں' فلاں ہیں' فلاں ہیں۔ لیکن یہ کیا بات ہے کہ قادیانیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک مستقل تنظیم اور مستقل جماعت موجود ہے جس کا نام "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" ہے۔ جس نے یہ فرض اپنے ذمہ لے رکھا ہے کہ جہاں جہاں قادیانی پہنچے ہیں یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نصرت ومدد اور اپنے مسلمان بھائیوں کے تعاون سے وہاں پہنچتے ہیں اور قادیانیوں کو بے نقاب کرتے ہیں کسی اور کافر فرقہ کے مقابلے میں ایسی مستقل اور عالمی تنظیم موجود نہیں' تو آخر کیا بات ہے کہ امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ سے لے کر شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ تک اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے لے کر حضرت اقدس مولانا مفتی محمودؒ تک سب اکابر نے قادیانی کفر کو اتنی اہمیت دی اور اس کے تعاقب کے لئے عالمی سطح کی تنظیم "مجلس تحفظ ختم نبوت" قائم کی گئی۔ سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ قادیانیوں میں اور دوسرے غیر مسلموں میں کیا فرق ہے؟

اس کا جواب عرض کرنے سے پہلے ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ شریعت میں شراب ممنوع ہے۔ شراب پینا' اس کا بنانا' اس کا بیچنا دونوں حرام ہیں۔ اور یہ بات بھی معلوم ہے کہ شریعت میں خنزیر حرام اور نجس العین ہے۔ اس کا گوشت فروخت کرنا' لینا دینا' قطعی حرام ہے۔ یہ مسئلہ سب کو معلوم ہے۔ اب ایک آدمی وہ ہے جو شراب فروخت کرتا ہے یہ بھی جرم ہے' اور ایک دوسرا آدمی ہے جو شراب بیچتا ہے اس کو زمزم کہہ کر۔ مجرم دونوں ہیں۔ لیکن ان دونوں مجرموں کے درمیان کیا فرق ہے؟ وہ آپ خوب سمجھتے ہیں۔ اسی طرح ایک آدمی خنزیر فروخت کرتا ہے مگر اس کو خنزیر کہہ کر فروخت کرتا ہے۔ وہ صاف صاف کہہ دیتا ہے کہ یہ خنزیر کا گوشت ہے جس کو لینا ہے لے جائے اور جو نہیں لینا چاہتا وہ نہ لے۔ یہ شخص بھی خنزیر بیچنے کا مجرم ہے' لیکن اس کے مقابلے میں ایک اور شخص ہے جو خنزیر کا گوشت اور کتے کا گوشت فروخت کرتا ہے بکری کا گوشت کہہ کر۔ مجرم وہ بھی ہے اور مجرم یہ بھی' مجرم دونوں ہی ہیں لیکن ان دونوں کے جرم کی نوعیت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ ایک حرام کو بیچتا ہے اس حرام کے نام سے' جس کے نام سے بھی مسلمان کو گھن آتی ہے۔ اور دوسرا حرام کو بیچتا ہے حلال کے نام سے' جس سے ہر شخص کو دھوکہ ہو سکتا ہے اور وہ اس کے ہاتھ سے خنزیر کا گوشت خرید کر اور اسے حلال اور پاک سمجھ کر کھا سکتا ہے۔ پس جو فرق خنزیر کو خنزیر کہہ کر بیچنے والے کے درمیان اور خنزیر کو بکری یا دنبہ کہہ کر بیچنے والے کے درمیان ہے ٹھیک وہی فرق یہودیوں' عیسائیوں' ہندوؤں' سکھوں کے درمیان اور قادیانیوں کے درمیان ہے۔

کفر کی مختلف نوعیتیں

کفر ہر حال میں کفر ہے۔ اسلام کی ضد ہے لیکن دنیا کے دوسرے کافر اپنے کفر پر اسلام کا لیبل نہیں چپکاتے اور لوگوں کے سامنے اپنے کفر کو اسلام کے نام سے پیش نہیں کرتے مگر قادیانی اپنے کفر پر اسلام کا لیبل چپکاتے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ یہ اسلام ہے۔

یہ میں نے عام فہم انداز میں بات سمجھائی ہے اب علمی انداز میں اس بات کو سمجھاتا ہوں۔ یوں تو کفر کی کئی قسمیں ہیں مگر کفر کی تین قسمیں بالکل ظاہر ہیں۔ ایک کافر وہ ہے جو علانیہ کافر ہو' ایک کافر وہ ہے جو اندر سے کافر ہو اور اوپر سے اپنے آپ کو مسلمان کہے' اور ایک کافر وہ ہے جو اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرے۔ یہ پہلی قسم کے کافر کو مطلق کافر کہتے ہیں۔ اس میں یہودی' عیسائی' ہندو' وغیرہ سب داخل ہیں۔ مشرکین مکہ بھی اسی میں داخل تھے۔ یہ کھلے اور چٹے کافر ہیں۔ دوسری قسم والے کو منافق کہتے ہیں جو زبان سے "لا الہ الا اللہ" کہتا ہے مگر دل کے اندر کفر چھپاتا ہے۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اذا جاءک المنافقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ" "منافق جب آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ

آپ اللہ کے رسول ہیں"۔ واللہ یشھد ان المنافقین لکاذبون۔ "اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق قطعاً جھوٹے ہیں۔

منافقوں کا کفر عام کافروں سے بڑھ کر ہے کیونکہ انہوں نے کفر اور جھوٹ کو جمع کیا' پھر یہ کہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر کفر اور جھوٹ کا ارتکاب کیا۔ حضرت امام شافعیؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں ابراہیم بن علیہ کا ہر چیز میں مخالف ہوں حتی کہ اگر وہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھے اس میں بھی اس کا مخالف ہوں۔ مطلب یہ کہ بعض لوگ جھوٹ میں اس حد تک آگے بڑھ جاتے ہیں کہ وہ کلمہ طیبہ میں بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ اگر وہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھیں تب بھی وہ جھوٹے ہیں اور ان کا کلمہ بھی جھوٹ کے اظہار کا ایک ذریعہ ہے۔ ان منافقوں سے ہٹ کر تیسری قسم والوں کا جرم یہ ہے کہ وہ کافر ہیں مگر اپنے کفر کو اسلام کہتے ہیں۔ یہ خالص کفر' لیکن اس کو اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں بلکہ قرآن کریم کی آیات سے' احادیث طیبہ سے' صحابہؓ کے ارشادات سے اور بزرگان دین کے اقوال سے توڑ موڑ کر اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو شریعت کی اصطلاح میں "زندیق" کہا جاتا ہے۔ پس یہ کل تین ہوئے۔ ایک کھلا ہوا کافر' دوسرا منافق' تیسرا زندیق..... پس اوپر کی تقریر کا خلاصہ یہ ہوا کہ کافروہ ہے جو ظاہروباطن سے خدا اور رسول کا منکر یا علانیہ کفر کا مرتکب ہو۔

منافق وہ ہے جو اپنے دل کے اندر کفر چھپائے ہوئے ہو اور زبان سے جھوٹ موٹ کلمہ پڑھتا ہو۔

زندیق وہ ہے جو اپنے کفر پر اسلام کا ملمع کرے اور اپنے کفر کو عین اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرے۔

ائمہ اربعہ کے نزدیک مرتد کی سزا

اب ایک مسئلہ اور سمجھئے۔ ہماری کتابوں میں مسئلہ لکھا ہے اور چاروں فقہوں کا متفق علیہ مسئلہ ہے کہ جو شخص اسلام میں داخل ہو کر مرتد ہوجائے' نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ اسلام سے پھرجائے۔ اس کے شبہات دور کرنے کی کوشش کی جائے' اسے سمجھایا جائے اگر بات اس کی سمجھ میں آجائے اور وہ دوبارہ اسلام میں داخل ہوجائے تو بہت اچھا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کی زمین کو اس کے وجود سے پاک کردیا جائے۔ یہ مسئلہ قتل مرتد کا مسئلہ کہلاتا ہے اور اس میں ہمارے ائمہ دین میں سے کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ تمام مہذب ملکوں' حکومتوں اور مہذب قوانین میں باغی کی سزا موت ہے اور اسلام کا باغی وہ ہے جو اسلام سے مرتد ہوجائے۔ اس لئے اسلام میں مرتد کی سزا موت ہے لیکن اس میں بھی اسلام نے رعایت دی ہے۔ دوسرے لوگ باغیوں کو کوئی رعایت نہیں دیتے۔ گرفتار ہونے کے بعد اگر اس پر بغاوت کا جرم ثابت ہوجائے تو سزائے موت نافذ کردیتے ہیں۔ وہ ہزار معافی مانگے' توبہ کرے اور قسمیں کھائے کہ آئندہ بغاوت کا جرم نہیں کروں گا۔ اس کی ایک نہیں سنی جاتی اور اس کی معافی ناقابل قبول سمجھی جاتی ہے۔ اسلام میں بھی باغی یعنی مرتد کی سزا قتل ہے۔ مگر پھر بھی اتنی رعایت ہے کہ تین دن کی مہلت دی جاتی ہے۔ اس کو تلقین کی جاتی ہے کہ توبہ کرلے' معافی مانگ لے تو سزا سے بچ جائے گا۔ افسوس ہے کہ پھر بھی اسلام میں مرتد کی سزا پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ اگر امریکہ کے صدر کا باغی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کرے اور اس کی سازش پکڑی جائے تو اس کی سزا موت ہے اور اس پر کسی کو اعتراض نہیں' روس کی حکومت کا تختہ الٹنے والا پکڑا جائے یا جنرل ضیاء الحق کی حکومت کے خلاف بغاوت کرنے والا پکڑا جائے تو اس کی سزا موت ہے اور اس پر دنیا کے کسی مہذب قانون اور کسی مہذب عدالت کو کوئی اعتراض نہیں لیکن تعجب ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی پر اگر سزائے موت جاری کی جائے تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ سزا نہیں ہونی چاہئے۔ اسلام تو باغی مرتد کو پھر بھی رعایت دیتا ہے کہ اسے تین دن کی مہلت دی جائے۔ اس کے شبہات دور کئے جائیں اور کوشش کی جائے کہ وہ دوبارہ مسلمان ہوجائے۔ معافی مانگ لے تو کوئی بات نہیں اس کو معاف کردیا جائے لیکن اگر تین دن کی مہلت اور کوشش کے بعد بھی وہ اپنے ارتداد پر اڑا رہے توبہ نہ کرے تو اللہ کی زمین کو اس کے وجود سے پاک کردیا جائے کیونکہ یہ ناسور ہے۔ خدانخواستہ کسی کے ہاتھ میں ناسور ہوجائے تو ڈاکٹر اس کا ہاتھ کاٹ دیتے ہیں اگر انگلی میں ناسور ہوجائے تو انگلی کاٹ دیتے ہیں اور سب دنیا جانتی ہے کہ یہ ظلم نہیں بلکہ شفقت ہے کیونکہ اگر ناسور کو نہ کاٹا گیا تو اس کا زہر پورے بدن میں سرایت کرجائے گا جس سے موت یقینی ہے' پس جس طرح پورے بدن کو ناسور کے زہر سے بچانے کے لئے ناسور کو کاٹ دینا ضروری ہے اور یہی دانائی اور عقلمندی ہے اسی طرح ارتداد بھی ملت اسلامیہ کے لئے ایک ناسور ہے۔ اگر مرتد کو توبہ کی تلقین کی گئی۔ اس کے باوجود اس نے اسلام میں دوبارہ آنے کو پسند نہیں کیا تو اس کا وجود ختم کردینا ضروری ہے' ورنہ اس کا زہر رفتہ رفتہ ملت اسلامیہ کے پورے بدن میں سرایت کرجائے گا۔ الغرض مرتد کا حکم ائمہ اربعہ کے نزدیک اور پوری امت کے علماء اور فقہاء کے نزدیک یہی ہے جو میں عرض کرچکا ہوں اور یہی عقل ودانش کا تقاضا ہے اور اسی میں امت کی سلامتی ہے۔

زندیق کا حکم

اور زندیق جو اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے پر تلا ہوا ہو۔ اس کا معاملہ مرتد سے بھی زیادہ سنگین ہے۔ امام شافعیؒ اور مشہور روایت میں امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اس کا حکم بھی مرتد کا ہے۔ یعنی اس کو موقع دیا جائے کہ وہ توبہ کرلے' اگر تین دن میں اس نے توبہ کرلی تو اس کو چھوڑ دیا جائے گا' اور اگر اس نے توبہ نہ کی تو وہ بھی واجب القتل ہے۔۔۔پس ان حضرات کے نزدیک تو مرتد اور زندیق دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ لیکن امام مالکؒ فرماتے ہیں: "لا اقبل توبۃ الزندیق" میں زندیق کی توبہ قبول نہیں کروں گا۔ مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کے بارے میں اگر پتہ چل جائے کہ یہ زندیق ہے۔ اپنے کفر کو اسلام ثابت کرتا ہے اور پکڑا جائے۔ پھر کہے کہ جی! میں توبہ کرتا ہوں' آئندہ ایسی حرکت

نہیں کروں گا' تو اس کی توبہ کا قبول کرنا' نہ کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ ہم تو اس پر قانونی سزا نافذ کریں گے۔ اس کے وجود کو باقی نہیں رکھیں گے۔ جیسے زنا کی سزا توبہ سے معاف نہیں ہوتی۔ بہرحال اس پر سزا جاری کی جاتی ہے چاہے آدمی توبہ ہی کرلے' یا جیسا کہ چوری کرنے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا ملتی ہے اور یہ سزا توبہ سے معاف نہیں ہوتی۔ کوئی شخص چوری کرنے اور پکڑے جانے کے بعد توبہ کرلے تب بھی اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اسی طرح امام مالکؒ فرماتے ہیں: لا اقبل توبة الزنديق" کہ میں کسی زندیق کی توبہ قبول نہیں کرتا۔ یعنی زندیق کی سزا توبہ سے معاف نہیں ہوگی اس پر سزائے موت لازماً جاری کی جائے گی خواہ ہزار بار توبہ کرلے اور یہی ایک روایت ہمارے امام ابو حنیفہؒ سے اور امام احمد بن حنبلؒ سے بھی منقول ہے۔ لیکن در مختار' شامی اور فقہ کی دوسری کتابوں میں ہے کہ اگر کوئی زندیق از خود آکر توبہ کرلے مثلاً کسی کو پتہ نہیں تھا کہ یہ زندیق ہے۔ اس نے خود ہی اپنے زندقہ کا اظہار کیا اور اس نے توبہ بھی کی تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی۔ اسی طرح اگر یہ تو معلوم تھا کہ یہ زندیق ہے مگر اس کو گرفتار نہیں کیا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہدایت دے دی اور وہ آپ آکر تائب ہوگیا اور اپنے زندقہ سے توبہ کرلی۔ جی! میں مرزائیت سے توبہ کرتا ہوں تو اس کی توبہ قبول کرلی جائے گی اور اس پر سزائے ارتداد جاری نہیں کی جائے گی۔ لیکن اگر گرفتاری کے بعد توبہ کرتا ہے تو توبہ قبول نہیں کی جائے۔ چاہے سو دفعہ توبہ کرے۔

کفر کو اسلام ثابت کرنا زندقہ ہے

تو مرتد کے لئے توبہ کی تلقین کا حکم ہے اگر وہ توبہ کرلے تو سزا سے بچ جائے گا لیکن زندیق کے بارے میں امام مالکؒ' امام ابو حنیفہؒ اور ایک روایت میں امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اس کی توبہ قبول نہیں کیونکہ اس نے زندقہ کے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ یعنی کفر کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کتے کا گوشت بکری کے نام سے فروخت کیا ہے۔ شراب پر زمزم کا لیبل چپکایا ہے' یہ جرم ناقابل معافی ہے۔ اس پر قتل کی سزا ضرور جاری ہوگی۔ تو یہ بات اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ مرزائی زندیق ہیں کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ کافر ہیں' قطعاً کافر ہیں۔ جس کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" میں شک نہیں کہ یہ ہمارا کلمہ ہے اور جو اس میں شک کرے وہ مسلمان نہیں۔ اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کے کافر ہونے کے بارے میں بھی کوئی شبہ نہیں' کوئی شک نہیں اور جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی مسلمان نہیں۔ اس وقت مجھے یہ نہیں بتانا کہ وہ کافر اور پکے کافر ہونے کے باوجود اپنے کفر کو اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جی! ہم تو "جماعت احمدیہ" ہیں' ہم تو مسلمان ہیں' لندن میں اپنی بستی کا نام رکھا ہے "اسلام آباد" اور کہتے ہیں کہ جی ہم تو اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ جب بھی کسی مسلمان سے بات کرتے ہیں تو یہ کہہ کر دھوکا دیتے ہیں کہ جی! مولوی تو ویسے باتیں کرتے ہیں' دیکھو! ہم نماز پڑھتے ہیں' روزے رکھتے ہیں' یہ کرتے ہیں وہ کرتے ہیں اور حضورؐ کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں۔ جی! ہمارے تو شرائط بیعت میں لکھا ہوا ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ میں صدق دل سے حضورؐ کو خاتم النبیین مانتا ہوں۔

مرزائی کیوں زندیق ہیں

تو مرزائی زندیق ہیں کیونکہ وہ اپنے کفر پر اسلام کو ڈھالتے ہیں۔ وہ شراب اور پیشاب پر نعوذ باللہ زمزم کا لیبل چپکاتے ہیں۔ وہ کتے کا گوشت حلال ذبیحہ کے نام سے فروخت کرتے ہیں۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور یہ مسلمانوں وہ عقیدہ ہے جس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

ایھا الناس انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم

"لوگو! میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو"۔ دو سو سے زیادہ احادیث ایسی ہیں جن

ختم نبوت کا مفہوم

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف عنوانات سے' مختلف طریقوں سے' مختلف اسلوبوں سے' مختلف انداز سے ختم نبوت کا مسئلہ سمجھایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں' حضورؐ کے بعد کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی۔

ختم نبوت ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ پہلے کا کوئی نبی زندہ نہیں رہا اگر بالفرض پہلے کے سارے نبی آجائیں حضور کے زمانے میں۔ اور آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم بن جائیں' حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر بھی آخری نبی ہیں۔ کیونکہ آپؐ کے بعد کسی کو نبوت نہیں دی گئی۔ انبیاء کرام کے ناموں کی جو فہرست اللہ تعالیٰ کے علم میں تھی اس میں آخری نام آپ(صلی اللہ علیہ وسلم) کا تھا۔ آپؐ کی تشریف آوری سے انبیاء کرام کی وہ فہرست مکمل ہوگئی۔

آخری نبی اور آخری اولاد کا مفہوم

جس بچے کو ماں باپ کی آخری اولاد کہا جائے اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ہاں سب اولاد کے بعد پیدا ہوا۔ اس کے بعد کوئی بچہ ان ماں باپ کے ہاں پیدا نہیں ہوا۔ آخری اولاد کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ سب اولاد کے بعد تک زندہ بھی رہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ پیدا بعد میں ہوتا ہے لیکن انتقال اس کا پہلے ہوجاتا ہے۔ اس کے باوجود آخری اولاد کہلاتا ہے۔ آپ نے یہ کہتے ہوئے سنا ہوگا کہ میری آخری اولاد وہ بچہ تھا جو انتقال کرگیا۔

آخری نبی خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کے سر پر تاج نبوت نہیں رکھا جائے گا۔ اب کوئی شخص نبوت کی مسند پر قدم نہیں رکھے گا۔ جو پہلے نبی بنادیئے گئے ان پر تو ہمارا پہلے سے ایمان ہے۔ وہ ہمارے ایمان میں پہلے سے داخل ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں کہ آپ کے بعد کوئی شخص خلعت نبوت سے سرفراز نہیں ہوگا اور نہ امت کو ایسے نبی پر ایمان لانا ہوگا۔

خاتم النبیین کے مفہوم میں

قادیانیوں کا دجل

لیکن قادیانی مرزائی کہتے ہیں کہ خاتم النبیین کا یہ مطلب نہیں کہ آپ آخری نبی ہیں' نہ یہ کہ آپ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے' بلکہ یہ مطلب ہے کہ آئندہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے نبی بنا کریں گے۔ ٹھپا لگتا ہے اور نبی بنتا ہے (حماقت تو دیکھئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹھپے سے چودہ سو سال کی امت میں نبی بنا بھی تو صرف ایک' اور وہ بھی بھینگا اور ٹنڈا...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نے صرف ایک نبی بنایا۔ اور وہ بھی صرف قادیانی اعور دجال نعوذ باللہ)

الغرض خاتم النبیین کے معنی یہ تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ کی آمد سے نبیوں کی آمد بند ہوگئی۔ ان پر مہر لگ گئی۔ اب کوئی نبی نہیں بنے گا۔ لفافہ بند کرکے لفافے پر مہر لگادیتے ہیں جس کو "سیل کرنا" (To seal some thing) کہتے ہیں۔ ختم کے معنی "سیل کردینا" خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ کی آمد سے نبیوں کی فہرست سربمہر کردی گئی۔ اب نہ تو اس فہرست سے کسی کو نکالا جاسکتا ہے اور نہ اس میں کسی اور کا نام داخل کیا جاسکتا ہے' لیکن مرزائیوں نے اس میں یہ تحریف کی کہ خاتم النبیین کے معنی ہیں' نبوت کے پروانوں کی تصدیق کرنے والا۔ یہ کہتے ہیں کہ وہ جو کاغذ پر دستخط کرکے محکمے والے مہر لگادیا کرتے ہیں کہ کاغذ کی تصدیق ہوگئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہی معنوں میں خاتم النبیین ہیں۔ یعنی نبیوں کے پروانوں پر مہر لگا کر نبی بناتے ہیں۔ پہلے نبوت اللہ تعالیٰ خود دیا کرتے تھے لیکن اب یہ محکمہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کردیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مہریں لگائیں اور نبی بنائیں۔

یہ ہے زندقہ کہ نام اسلام کا لیتے ہیں لیکن اپنے کفریہ عقائد پر قرآن کریم کی آیات کو ڈھالتے ہیں۔ اسی طرح ان کے بہت سے کفریہ عقائد ہیں جن کو یہ اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں۔ لب لباب یہ ہے کہ یہ مرزائی زندیق ہیں کہ ایسے عقائد رکھتے ہیں جو اسلام کی رو سے خالص کفر ہیں۔ لیکن یہ اپنے کفریہ عقائد کو اسلام کا نام دیتے ہیں اور قرآن وحدیث کو اپنے کفریہ عقائد پر ڈھالنے کے لئے ان کی تحریف کرتے ہیں۔ یہ خنزیر اور کتے کا گوشت بیچتے ہیں مگر حلال ذبیحہ کہہ کر' اور شراب بیچتے ہیں مگر زمزم کا لیبل لگاکر۔

اگر یہ لوگ اپنے دین ومذہب کو اسلام کا نام نہ دیتے بلکہ صاف صاف کہہ دیتے کہ ہمارا اسلام سے کوئی تعلق نہیں تو واللہ العظیم ہمیں ان کے بارے میں اس قدر متفکر ہونے کی ضرورت نہ ہوتی۔

بہائی مذہب

دنیا میں بہائی ٹولہ بھی موجود ہے۔ وہ ایران کے بہا اللہ کو اللہ کا رسول مانتا ہے۔ وہ دنیا میں موجود ہے ہم ان کو بھی کافر سمجھتے ہیں لیکن انہوں نے صاف صاف کہہ دیا کہ اسلام کے ساتھ ہمارا کوئی واسطہ نہیں' ہمارا دین اسلام سے الگ ہے۔ سو بات ختم ہوگئی۔ جھگڑا ختم ہوگیا۔ لیکن قادیانی

قادیانی
اپنے کفریہ عقائد کو
اسلام کا نام دے کر
پیش کرتے ہیں

اپنے تمام کفریات کو اسلام کے نام سے پیش کرکے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اس لئے یہ صرف کافر اور غیر مسلم ہی نہیں بلکہ مرتد اور زندیق ہیں۔ مسلمانوں کی غیر مسلموں کے ساتھ صلح ہوسکتی ہے مگر کسی مرتد اور زندیق سے کبھی صلح نہیں ہوسکتی۔

قادیانیوں کو مسلمان کہلانے کا کیا حق ہے؟

قادیانیوں کو یہ حق آخر کس نے دیا ہے کہ وہ غلام احمد قادیانی کو نبی اور رسول سمجھیں اور پھر اسلام کا دعویٰ بھی کریں؟ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ کو منسوخ کرکے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ مرزا غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اس کا کلمہ جاری کرائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی (قرآن کریم) کے بجائے مرزا کی وحی کو واجب الاتباع اور مدار نجات قرار دیں اور پھر ڈھٹائی کے ساتھ یہ بھی کہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور غیر احمدی کافر ہیں۔ مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

"ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا یا محمدؐ کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"

(کلمۃ الفصل۔ ص ۱۱۰)

قادیانیوں کا کلمہ

قادیانی دعویٰ کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دو دفعہ دنیا میں آنا مقدر تھا۔ پہلی دفعہ آپؐ مکہ مکرمہ میں آئے اور آپ کی یہ بعثت تیرہ سال تک رہی۔ چودھویں صدی کے شروع میں آپ مرزا قادیانی کے روپ میں قادیاں میں دوبارہ مبعوث ہوئے۔ اس لئے ان کے نزدیک غلام احمد قادیانی خود محمد رسول اللہ ہے اور کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ سے مرزا مراد لیتے ہیں۔ چنانچہ مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

"مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہیں جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے' اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں! اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔"

(کلمۃ الفصل۔ ص ۱۵۸)

گویا "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے معنی ان کے نزدیک ہیں "لا الہ الا اللہ مرزا رسول اللہ" (نعوذ باللہ) جو دوبارہ قادیاں میں آیا ہے۔ مرزا بشیر لکھتا ہے ہمارے نزدیک خود مرزا محمد رسول اللہ ہے اور ہم مرزا کو محمد رسول اللہ مان کر اس کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ اس لئے ہمیں نیا کلمہ بنانے کی

ضرورت نہیں۔

قادیانی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو کفر کہتے ہیں

کہنا یہ ہے کہ انہوں نے نبی الگ بنایا' قرآن الگ بنایا(جس کا نام "تذکرہ" ہے اور جس کی حیثیت مرزائیوں کے نزدیک وہی ہے جو مسلمانوں کے نزدیک توریت' زبور' انجیل اور قرآن کی ہے) امت الگ بنائی' شریعت الگ بنائی' کلمہ الگ بنایا' وہ اپنے دین کا نام اسلام رکھتے ہیں۔ اور ہمارے دین کا نام کفر رکھتے ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین قادیانیوں کے نزدیک (نعوذ باللہ) کفر ہو گیا اور مرزا کا دین ان کے نزدیک اسلام ہے۔ ہم قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ تم ہمیں جو کافر کہتے ہو' ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی کس بات کا انکار کیا ہے؟ کیا مرزا کے آنے سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین کفر بن گیا؟ مرزا سے پہلے تو رسول اللہ کا دین اسلام کہلاتا تھا اور اس کو ماننے والے مسلمان کہلاتے تھے لیکن مرزا آیا اور اس کی بنر قدمی سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین کفر ہو گیا اور اس کے ماننے والے کافر کہلائے۔ (العیاذ باللہ)

اس سے بڑھ کر غضب اور کیا ہو سکتا ہے؟

مرزا کے دو جرم ہوئے: ایک یہ کہ نبوت کا دعویٰ کر کے ایک نیا دین ایجاد کیا اور اس کا نام اسلام رکھا۔ دوسرا جرم یہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو کفر کہا۔ مرزا کے دین کے ماننے والے مسلمان اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ان کے نزدیک کافر......

مجھے بتایئے!! کہ کیا کسی یہودی نے' کسی عیسائی نے' کسی ہندو نے' کسی سکھ نے' کسی چوہڑے چمار نے' کسی پارسی مجوسی نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہے؟ اب تو آپ کی سمجھ میں آگیا ہو گا کہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا کفر کس قدر بدترین ہے۔ اور یہ دنیا بھر کے کافروں سے بدتر کافر ہیں۔

(جاری ہے)

بقیہ: قربانی کے فضائل

بہتر ہے۔

مسئلہ: جب قربانی کا جانور ذبح کر دے تو اس کی جھول' رسی اور نکیل وغیرہ صدقہ کر دے۔

مسئلہ: جب قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹا دے تو یہ دعا پڑھے:

انی وجهت وجهی للذی فطر السموٰت والارض حنیفًا وما انا من المشرکین ○ ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العالمین○ لا شریک له وبذالک امرت وانا اول المسلمین○ اللهم منک ولک

"میں اس اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے۔ میں سب سے الگ ہو کر خدا کی عبادت کرتا ہوں اور مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ میری نماز اور میری قربانی اور میرا مرنا اور جینا سب اللہ کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے اور میں اس کے فرمانبردار لوگوں میں سے ہوں۔ الٰہی! میں تیری خوشنودی کے لئے یہ قربانی کرتا ہوں"۔

بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اللهم تقبل منی کما تقبلت من حبیبک محمد وخلیلک ابراهیم علیهما الصلاة والسلام

"الٰہی! تو میری قربانی قبول فرما جس طرح تو نے اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے خلیل (حضرت) ابراہیم علیہ السلام کی قربانی قبول فرمائی ہے۔"

ذبح کی اغلاط

مسئلہ: مشہور ہے کہ ذبح کرنے والے کی بخشش نہ ہوگی یہ محض غلط ہے۔

مسئلہ: بعض لوگ عورتوں کے ذبیحہ کو درست نہیں سمجھتے ہیں سو یہ محض غلط ہے۔

مسئلہ: بعض لوگ کہتے ہیں کہ جس چاقو یا چھری سے جانور ذبح کیا جاوے اس کے حلال ہونے کی شرط یہ ہے کہ اس چاقو چھری میں تین کیلیں ہوں سو یہ محض غلط ہے۔

مسئلہ: مشہور ہے کہ ولد الزنا (حرام زادہ) کا ذبیحہ درست نہیں سو یہ محض غلط ہے۔

مسئلہ: بعض لوگ ذبح کرتے وقت حرام مغز (وہ سفید غدود جو گردن کی ہڈی کے اندر ہوتی ہے) کاٹ ڈالتے ہیں حالانکہ جن رگوں کا کاٹنا ضروری ہے وہ پہلے ہی کٹ چکی ہوتی ہیں یہ غلط ہے اور ایسا کرنا مکروہ ہے۔ اسی طرح بعض لوگ ذبح کرتے وقت گردن توڑ دیتے ہیں یہ بھی ٹھیک نہیں ہے اس سے جانور کو زائد تکلیف ہوتی ہے اور یہ حدیث شریف میں منع ہے۔

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان

صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس

اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی

فون نمبر: ۲۴۳۵۸۰۳

یہودی تنظیم

فری میسن کیسے کام کرتی ہے؟

اسرار عالم (انڈیا)

عام طور پر ایسا سمجھا جاتا ہے کہ ہندوستان میں فری میسن تحریک اٹھارہویں صدی کے آخری ایام میں باضابطہ طور پر قائم ہو چکی تھی۔ لیکن ایسا سمجھنا ایک غلطی ہوگی۔ اس سے مراد غالباً" فری میسن تحریک کی تشکیل جدید سے ہے۔ اس تشکیل جدید کا نمایاں پہلو اس تحریک کا یا ان تحریکات کا "کلیتاً" مغربی طرز پر کام شروع کرنا ہے۔ ورنہ اس کے واضح ثبوت ملتے ہیں کہ یہ تحریک سولہویں صدی سے ہندوستان میں کام کرنے لگی تھی۔ لیکن اس تشکیل جدید کا یہ مطلب بھی نہیں لینا چاہئے کہ اس کے تمام حلقے مغربی طرز پر کام کرنے لگے۔ خالص مشرقی طرز کے کام کے حلقے بھی قائم رہے۔ اٹھارہویں صدی سے قبل اس کا طرز زیادہ تر مشرقی تھا اور اس کے ذہین افراد عموماً" ایشیا اور بطور خاص ایران اور عراق کے یہودی تھے۔ ان میں اصفہانی اور بغدادی یہودی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ظاہر ہے کام کرنے کی زبان فارسی' عربی اور ترکی تھی۔ اگر یہ کہا جائے تو زیادہ صحیح ہو گا کہ ان دنوں ہندوستان میں اس تحریک یا ان تحریکات کی زمام کار اصلاً" سفردم کے ہاتھوں میں تھی۔

اٹھارہویں صدی عیسوی میں عالم اسلامی کے عظیم الشان مراکز قسطنطنیہ' قاہرہ' بغداد' تہران اور دلی تھے۔ ان میں دلی سارے مشرق کا مرکز توجہ تھی۔ چنانچہ ۱۷ویں صدی سے اس تحریک نے مشرق میں دلی کو اپنا مرکز بنایا۔ اور اس سازش کے علمبردار اور کارکن جوق در جوق دلی کا رخ کرتے اور پورے ہندوستان میں اپنا جال پھیلاتے چلے گئے۔ سلطنت مغلیہ جو کبھی غیر معمولی ذہین اور بیدار مغز بادشاہوں کی سلطنت تھی رفتہ رفتہ کمزور ہوتی چلی گئی۔ جب تک اس کے حکمراں ذہین رہے یہ سازش بہت کامیاب نہیں ہو سکی لیکن کمزور حکمرانوں کے آتے ہی اور بعض دیگر وجوہات سے اس تحریک نے کلی نفوذ حاصل کر لیا۔

اس میں اس بات کو بھی دخل ہے کہ عام طور پر اہل تشیع بوجوہ ان کے آلہ کار ہو گئے۔ اور بالآخر فری میسن تحریک سلطنت مغلیہ کی دوستوں یعنی اہل تشیع اور اہل تسنن کو آپس میں لڑانے میں کامیاب ہو گئی۔ ایسا شک خلاف واقعہ نہیں کہ بعض فری میسن یہودیوں بطور خاص کر تبریزی' گرجستانی' ارمنی اور اصفہانی یہودیوں نے خود کو شیعہ ظاہر کیا ہو اور شیعوں کے نام پر اپنے ہدف تک پہنچنے کی کوشش کی ہو۔

تحریک فری میسن کی ترقی اور نفوذ کا دوسرا بڑا سبب سلطنت مغلیہ کے حضرات صوفیاء کرام سے دوری ہے۔ صوفیاء کرام سے ابتدائی مملوک اور البباری ترکوں کو جو قربت حاصل تھی وہ سلطنت مغلیہ کے وقت 'موجود نہ رہی۔ بلاشبہ ان حالات میں ایسے اولوالعزم مشائخ پیدا ہوئے جنھوں نے باوجود رکاوٹوں اور ریشہ دوانیوں کے سلطنت مغلیہ یا ان کے صالح امراء سے رابطہ استوار رکھ کر اسلام دشمنوں کا سدباب کرنا چاہا۔ اسی طرح بعض حکمراں اور امراء ایسے بھی ہوئے جنھوں نے ان مشائخ سے اسلام دشمنوں کا سدباب کرنے کے لئے ربط خاص رکھا۔

سترہویں' اٹھارہویں اور انیسویں صدی میں ہندوستان میں اور بطور خاص دلی میں شیعوں اور سنیوں کے مابین جتنے معرکے بھی مذکور ہیں انہیں اسی نقطہ نظر سے ازسرنو پرکھنے اور مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔

اکبر کی بے دینی' عہد جہانگیری میں ایرانی شیعوں کا نفوذ' عہد عالمگیری میں شیعہ سنی کشاکش' مابعد کے مغلیہ حکمرانوں کے عہد میں دونوں کا بعد اور ٹکراؤ' مظہر جان جاناں کی شہادت اور شاہ فخرالدین دہلوی پر قاتلانہ حملہ اسی سازش کی اہم کڑیاں ہیں۔ اسی کے ساتھ عہد اکبری میں شاہ عبد الحق محدث دہلوی' عہد جہانگیری میں حضرت مجدد الف ثانی سرہندی' عہد شاہ جہانی میں شاہ کلیم اللہ دہلوی عہد عالمگیر و مابعد مغل میں تین اساطین حضرت مرزا مظہر جان جاناں شاہ فخر الدین اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور اواخر اٹھارہویں صدی اور اوائل انیسویں صدی میں شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کی کوششیں اسی امنڈتے ہوئے طوفان کو روکنے کی جدوجہد تھیں۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم دوسرے رخ پر اس وقت چلے جاتے ہیں اور کسی حد تک غلط نتیجہ اخذ کرتے ہیں جب ان ان نزاعات کو "کلیتاً" اور صرف شیعہ سنی نزاع قرار دیتے ہیں۔

یہودیوں نے جہاں اہل تشیع میں نفوذ حاصل کر کے ان کا استحصال کیا وہیں اہل تسنن حتیٰ کہ صوفیاء کرام کے بعض طبقات کو بھی آلہ کار بنانا چاہا۔ ان میں مشائخ بھی تھے' علماء دین بھی اور عامتہ المسلمین بھی۔ حضرت شاہ کلیم اللہ دہلوی کے مکتوبات کلیمی اور حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے وصیت نامہ میں ان متصوفین کے چہرے کھول کر

رکھ دیئے گئے ہیں۔

ہندوستان میں فری میسن تحریک کی سب سے قد آور شخصیت سرمد کی ہے۔ سرمد نے چندی سالوں میں سلطنت مغلیہ کو ڈائنامائٹ کردینے کی سازش کی تھی۔ لیکن حضرت عالمگیر کی نگاہ دور رس سے اور معاصر بیدار علماء و مشائخ کی فراست سے اس کا انسداد ہوگیا۔ حالات و واقعات یہ بتاتے ہیں کہ ۱۷۰۷ سے لیکر ۱۸۵۷ تک رونما ہونے والے واقعات میں جو سلطنت مغلیہ کے خاتمے پر منتج ہوئے ان کا سب سے بڑا ہاتھ تھا۔ بہادر شاہ ظفر کے ایک ریفرنس سے اس کا اندازہ ہوتا ہے کہ سلطنت مغلیہ کے آخری تاجدار کو اس طبقے کی سازشوں کا بخوبی علم تھا۔

اس سلسلے کی دوسری قد آور شخصیت نمودو انمود کی ہے جس نے عہد فرخ سیر میں رسوخ حاصل کرلیا تھا۔

ہندوستان میں علماء کرام کے درمیان براہ راست فری میسن تحریک کے متعلق استفہام و استفتاء انیسویں صدی کے اواخر میں شروع ہوا۔ ایسا لگتا ہے کہ اس وقت سے پہلے وہ ان سازشوں کو کسی اور جانب منسوب کرتے تھے۔ تاہم میرا خیال ہے کہ ۱۸۵۷ میں دلی میں جو علمی سرمایہ تباہ ہوگیا یا جنہیں انڈیا آفس لائبریری منتقل کردیا گیا یا مشائخ اور علماء کے وہ ملفوظات جو سرد خانوں میں پڑے ہیں سامنے لائے جائیں تو ان سازشوں کا مزید علم ہوگا۔

ہندوستان میں فری میسن کے متعلق سب سے واضح سوال مولانا اشرف علی تھانوی سے پوچھا گیا جس کا جواب انھوں نے اپنے رسالے "التبقی فی احکام الرقی" اور "طلسم کشائی فری میسن" میں دیا ہے۔ یہ دونوں رسالے غالباً ۱۹۰۱ء میں لکھے گئے ہیں۔

فری میسن تحریک سرتاپا خفیہ تحریک ہے۔ اس کا اصل دائرہ کار اعلیٰ طبقات ہیں۔ بادشاہان، شہزادے، امراء، (موجودہ جمہوری نظام میں صدر مملکت، وزیر اعظم، فوجی افسران) بڑی مذہبی شخصیتیں، بڑے تاجر اور صاحب اثر لوگ ان کے خاص ہدف ہوتے ہیں۔ اس کے چھوٹے چھوٹے حلقے ہوتے ہیں۔ ایک ہی شہر میں کئی حلقے ہوسکتے ہیں جسے لاج کہا جاتا ہے۔ کوئی ضروری نہیں کہ ایک لاج کے افراد اپنے تمام رفقاء سے واقف ہوں اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں کہ ایک لاج کے تمام افراد دیگر لاجوں کے افراد سے واقف ہوں۔ ماضی قریب میں وہ بڑے لوگ جن کے بارے میں متعین طور پر یہ معلوم ہے کہ وہ فری میسن تحریک کے سرگرم کارکن تھے ان میں ترکی کے مصطفیٰ کمال پاشا، ایران کے آخری شاہ رضا شاہ پہلوی، مصر کے صدر انوار السادات اور ایران کے وزیر اعظم امیر عباس ہویدا اہم ہیں جیسا کہ ماقبل عرض کیا گیا ہے مسلمانوں میں چند تحریکیں اور تنظیمیں جو یا تو براہ راست یہودی تنظیمیں ہیں یا ان کے عمل ہیں ان میں قادیانی، بہائی، دروزی، نصیری، ازارقہ اور ازارقہ جدیدہ اور اسمٰعیلی خاص ہیں۔ کیمونزم کے غلبہ پانے کی صورت میں کیمونسٹ پارٹی وہی کام کرتی رہی۔

قادیانیت کے سلسلے میں زیادہ عرض کرنا چنداں ضروری نہیں۔ تاہم تین باتیں ایسی ہیں جن کا ذکر بطور خاص کیا جانا چاہئے۔

۱۔ ہندوستان میں بٹالہ کے نزدیک واقع قادیان اور پاکستان میں ربوہ کے بعد ان کا سب سے منظم مرکز اسرائیل کے شہر حیفا میں ہے۔ اس وقت بھی جب اسرائیل میں مسلمانوں کا رہنا دوبھر ہے قادیانیوں کو اسرائیل میں کام کرنے کی پوری آزادی ہے۔

۲۔ کیمونسٹ روس میں جہاں کسی کا علانیہ مسلمان رہنا موت کو دعوت دینا تھا اور جہاں لینن سے لے کر بریز نیف تک کروڑوں مسلمان شہید کئے گئے انقلاب روس سے ابتک قادیانیت کو کام کرنے کی پوری آزادی رہی۔

۳۔ جنگ خلیج کے بعد دنیا میں جو سیٹلائیٹ چینل کا مواصلاتی انقلاب برپا ہوا ہے اور مواصلاتی یلغار کردی ہے تاکہ ساری اسلامی دنیا کو مغربی ثقافت کے رنگ میں غرق کردیا جائے ایسی حالت میں ۱۹۹۴ء کے اواخر میں سب سے بڑی مراعات قادیانیت کو دی گئی تاکہ وہ وسطی ایشیا کے تمام ملکوں میں اپنے خیالات و عقائد مصنوعی سیارچوں کے ذریعہ پھیلائے اور مسلمانوں کو اسلام کی طرف لوٹنے سے باز رکھ سکے۔

جہاں تک بہائیت کا تعلق ہے تو وہ گویا اہل تشیع کے قادیانی ہیں۔ سید علی محمد المعروف بہ باب پیدائش ۱۸۱۸ء عیسوی سے لیکر بہاء اللہ پیدائش ۱۸۱۷) عبد البہا ((پیدائش ۱۹۴۴ء) شوقی ربانی (پیدائش۱۸۹۷ء) تا اس وقت ان کی پوری تحریک اسلام کے انہدام کے لئے تھی۔ ان کا قبلہ جو مشرق الاذکار کہلاتا ہے اسرائیل میں کوہ کرمل میں واقع ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ بہائیت کے ابتدائی مویدین میں روسی یہودی نوازا ویب جاسائی اہم ہے اس کے دیگر مغربی مویدین میں ملکہ رومانیہ، لیڈی مارتھا، بادشاہ ڈنمارک، شہزادہ اولگا، مارتھا روتھ، ڈروتھی بیکر، ایمپپ کینس، لواگیٹ نگر، تھور بورن کروپر، لیڈی بلوم فیلڈ اور سارا فارمر جیسے مرد و خواتین رہے ہیں۔

اہل تشیع میں اسمٰعیلی سب سے آگے بڑھ کر ان کے عمیل اور مددگار ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ ان کے روابط حسن علی شاہ آغاخان اول کے زمانہ امارات میں ۱۹۳۴ء کے بعد از سر نو استوار ہوئے۔ یہ وہی زمانہ ہے جب انھیں کرمان کی گورنری کا عہدہ چھوڑنا پڑا جہاں سے وہ محلات (اصفہان) چلے گئے۔ واضح ہو کہ اصفہان یہودیوں کا ایک بڑا مرکز رہا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہودیوں کی وساطت سے حسن علی شاہ کو ہندوستان میں برطانوی عملداری میں پناہ ملی۔ یہ ۱۸۴۲ء کی بات ہے۔ ہندوستان میں جتنے کم عرصے میں آغاخان جیسے غیر ملکی کو عروج، مقبولیت اور رسوخ حاصل ہوا وہ شاید ہی کسی کو ہوا ہوگا۔ حسن علی شاہ کے بعد ان کے بیٹے علی شاہ ((متوفی ۱۸۸۵) اور پھر ان کے بیٹے سرسلطان محمد آغاخان کو جیسا رسوخ حاصل رہا ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ سلطنت برطانیہ کی پوری وسطی ایشیا کی پالیسی آغاخان اول، دوم و سوم اور اب چہارم کے تعاون سے چلتی رہی ہے۔ شاید ہی کسی شخص کو اتنا نوازا گیا ہو۔ مثلاً" سر سلطان محمد آغاخان (پیدائش ۱۸۷۷ء کو ۱۸۹۸ء میں یہ سب خطابات دئے گئے۔

کسی مذہبی شخصیت کو پہلی بار سلطنت برطانیہ نے فرسٹ کلاس چیف (FIRST CLASS CHIEF) مع گیارہ توپوں کی سلامی سے نوازا ہے تعجب تو یہ ہے کہ وہ ۱۹۰۶ء میں ہندوستانیوں کے تمام طبقات کی طرف سے متفقہ طور پر گول میز کانفرنس میں نمائندہ قرار پائے۔

مسلمانوں کی نمائندگی سمجھ میں آنے والی بات ہی' حیرت تو اس بات پر ہے کہ ان کی نمائندگی پر نہ تو سلطنت برطانیہ کو اعتراض تھا نہ مہاتما گاندھی جیسی قد آور شخصیت کو۔ آغاخان کی خصوصی خدمت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ برطانیہ کی وزارت خارجہ نے جس کی خفیہ فائلیں حسب روایت پچاس سالوں کے بعد عام (DECLASSIFY) کردی جاتی ہیں' خلاف معمول اس بات کا فیصلہ کیا ہے کہ وسطی ایشیا' افغانستان اور شمال مغربی ایشیا کی وہ فائلیں جو آغاخان سے متعلق ہیں مزید ایک سو پچاس سالوں تک عام (DECLASSIFY) نہ کی جائیں۔

یہاں ہندوستان کے تعلق سے یہ بات عرض کرنی بر محل معلوم ہوتا ہے کہ یہودیت اور برہمنیت صرف مزاجاً" یکساں نہیں بلکہ وہ سینکڑوں سالوں سے ایک دوسرے کے حلیف اور پشتیبان رہے ہیں۔ موجودہ زمانے میں ان دونوں کے تحالف کا اندازہ واضح طریقے سے اٹھارھویں صدی میں ہوجاتا ہے۔ مشہور شاعر سرروبندر ناتھ ٹھاکر (المعروف بہ ٹیگور اور مہاتما گاندھی کے مراسم یہودیوں سے انتہائی درجے کے تھے اور مغرب میں ان کے پروجکشن میں سرتا سر یہودی تنظیمیں متحرک اور فعال رہی ہیں۔

جو حضرات یوروپ کی تاریخ کا گہرا مطالعہ رکھتے ہیں وہ اس بات سے بخوبی واقف ہونگے کہ اٹھارہویں صدی کے ختم ہوتے ہوتے یورپ کی تمام حکومتوں پر یہودیوں کا غلبہ ہوچکا تھا' لیکن ان میں سلطنت برطانیہ کو وہ خصوصی مقام حاصل ہے جو کسی اور کو نہیں۔ ۱۹ویں صدی میں مغرب کی ہر حکومت یہودی کاز کے لئے سرگرم عمل رہی۔

یہودیوں کی عالمی تحریک جسے ہم نے زنجری کے نام سے موسوم کیا ہے کے طریقہ ہائے کار سے گفتگو کرنا چنداں آسان نہیں۔ ان کے یہاں سینکڑوں طریقے ایسے رائج ہیں جو اپنے اصول میں متبائن ہیں۔ فروعات کی کل تعداد ایک لاکھ سے متجاوز ہے۔ ان سینکڑوں طریقوں کا مختصر تعارف بھی آسان نہیں۔ لہٰذا صرف ایک اصولی طریقہ کار کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

یہ اصولی طریقہ کار کہلاتا ہے جس کا مفہوم ہے تعقلیت۔ ریشنلائزیشن وہ عمل ہے جس سے ان کے نزدیک ریشنلزم کا قیام مقصود ہے۔ ریشنلزم کا مفہوم ہے عقل کو مذہب میں آخری فیصلہ کرنے ولا قرار دینا اور ان تمام نظریات کا رد کرنا جو عقل سے مطابقت نہیں رکھتے۔

ریشنلائزیشن کے تین فروع مشہور ہیں۔ یعنی تین ایسے طریقے' جو فروعات میں مختلف ہیں لیکن اصول کے اعتبار سے ایک یعنی عقل پر مبنی ہیں' کے استعمال سے تعقلیت قائم کرنا۔ یہ تین طریقے درج ذیل ہیں۔

۱۔ سیکولرائزیشن
۲۔ ڈیموکریٹائزیشن
۳۔ کمرشیلائزیشن

گزشتہ پانچ سو سالوں سے یوروپ میں ان مقاصد کے حصول کے لئے بلا مبالغہ ہزاروں تحریکیں' تنظیمیں' حلقے اور زاویئے مختلف ناموں سے کام رہے ہیں۔

سیکولرائزیشن سے مراد ہے انسان کے فکر ونظر' معاملات' تہذیب' ثقافت' اور تمدن کو عقیدہ اور دین سے منقطع کرنا یعنی اسے ریگولر یعنی متشرع کے بجائے سیکولر بنانا۔ یہ ایک وسیع و ہمہ جہت عمل کا نام ہے۔ سیکولرائزیشن کے لئے ہزاروں طریقے روبہ عمل لائے جاتے رہے ہیں۔ سیکولرائزیشن کا نصب العین حقیقی سیکولرازم قائم کرنا ہے جو ریشنلزم کی لازمی شرط ہے۔

ڈیموکریٹائزیشن کا مفہوم ہے نظم معاشرت کو اور بطور خاص سیاست مدنیہ کو عامی بنانا۔ اس کا مطلب نہ تو قطعاً" آمریت کا خاتمہ کرنا ہے اور نہ عوام الناس کی رائے کا احترام کرنا بلکہ اس کا مطلب ہے۔ معاشرے کے ذہین صاحب علم' اور ذمہ دار افراد یعنی اسلامی اصطلاح میں اہل الرای اور اہل فتویٰ کو بے دخل کرکے ایک ایسی عامی' عوامی یا جمہوری تنظیم قائم کرنا جس کے پردے میں یہودی ساری دنیا پر اپنی آمریت قائم کرسکیں۔ ڈیموکریٹائزیشن کا نصب العین ڈیموکریسی یعنی آجکل کی اصطلاح میں جمہوریت قائم کرنا ہے جو ریشنلزم کی دوسری بنیادی شرط ہے۔

کمرشیلائزیشن کا مطلب ہے تمام انسانی زندگی اور اس زندگی کی تگ و دو کو مادیت میں محدود کردینا اور تمام مادی اشیاء خدمات' جذبات حتیٰ کہ فطری خواہشات کو خالص' مادی پیمانے کے اعتبار سے قابل تبادلہ یعنی بیع و شراء کے دائرے میں لانا۔ اس کے تحت ہر چیز' خدمت' جذبہ اور فطرت مادی اشیاء کی طرح مال ہوجاتی ہے اور قابل قیمت ٹھہرتی ہے لہٰذا قابل بیع و شراء ہوکر قابل تبادلہ ہوجاتی ہے۔ کمرشیلائزیشن کی انتہا یہ ہے کہ دنیا میں کوئی شئے' خدمت' جذبہ اور فطرت ایسی باقی نہ رہے جو مال کی طرح قیمت نہ رکھتی ہو اور قابل تبادلہ بصورت بیع و شراء نہ ہو۔ کمرشیلائزیشن کا ہدف ہے دنیا میں پائے جانے والے تمام مادی' غیر مادی اور انسانی وسائل بشمول حیاتیاتی وجماداتی وسائل پر یہودیوں کی اجارہ داری قائم کرنا اور ساری دنیا کو اپنے غلام دائمی بنالینا۔

کمرشیا لائزیشن کے لئے ہزروں طریقے روبہ عمل لائے گئے ہیں۔ اقوام متحدہ کی ساری کاروائیاں' سلامتی کاؤنسل کے فیصلے' اقوام متحدہ کی ذیلی تنظیمیں اور عالمی مالی فنڈ اور عالمی بینک کی کاروائیاں دیگر بین الاقوامی ادارہ جات' اسلحوں کی تخفیف کی کاروائیاں' خاندانی منصوبہ بندی کی کوششیں' ماحولیاتی تحریکیں' اسقاط حمل کو قانونی قرار دینا' سب کی سب کمرشیا لائزیشن کی ذیلی شاخیں ہیں۔ حتیٰ کہ یو تھینیزیا یعنی اپنے پسند سے اپنے موت کا فیصلہ کرنا اور میڈیکل سائنس کے وہ تمام تجربے اور ایجادات کی کوششیں جس میں انسانی جسم کی ہر چیز قابل استعمال اور قابل بیع و شراء ہو اسی کا حصہ ہے۔ چنانچہ فیملی پلاننگ' اسقاط حمل کو قانونی بنانا' یو تھینیزیا (یعنی اپنی پسند سے موت) کے تجربات (جسکے تحت انسانی اعضا

باقی صہ ۱۹پر

مولانا غلام مرتضیٰ

ختم نبوت کی اہمیت

علامہ انور کشمیریؒ اپنی مشہور کتاب فارسی خاتم النبیین ص ۱۱ میں لکھتے ہیں کہ ذخیرہ احادیث میں دو صد (۲۰۰) سے زیادہ ختم نبوت کے موضوع پر دلالت کرتی ہیں جو اس قدر مشہور و متواتر ہیں کہ صدر اسلام سے لے کر آج تک برسر منبر علی رؤس الاشھاد تمام لوگوں کو سنائی جاتی رہی ہیں ان تمام احادیث میں بھی کسی قسم کی نبوت (ظلی، بروزی، تشریعی، غیر تشریعی) کے جاری رہنے کی طرف اشارہ نہیں اسی موضوع ختم نبوت فی الحدیث کے بارے میں مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی نے اپنی کتاب ھدیہ المھدیین کے ص ۵۹ سے لے کر ص ۹۲ تک ایک صد بارہ (۱۱۲) احادیث وہ لکھیں جو ختم نبوت پر صراحتاً دلالت کرتی ہیں اور ص ۹۲ سے لے کر ص ۱۰۰ تک پچاس (۵۰) احادیث وہ لکھیں جن سے ختم نبوت کا معنی استنباط کیا جاسکتا ہے بہر حال راقم الحروف نے بخاری شریف سے سات احادیث کو تلاش کر کے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے اللہ تعالیٰ صحیح سمجھ عطا فرمائے (آمین)

احادیث بخاری کی روشنی میں

امام الانبیاءؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کی سیادت و قیادت انبیاء کرام علیھم السلام کے سپرد تھی۔ جب ایک نبی کا انتقال ہوجاتا اس کی جگہ دوسرا نبی آجاتا اور میرے بعد اب کوئی نبی نہیں ہوگا ہاں خلفاء ہونگے اور بہت ہونگے عرض کیا گیا پس ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں۔ فرمایا جس سے پہلے بیعت ہوجائے پس اس کی بیعت کو پورا کرو ان کو ان کا حق ادا کرو۔ اپنا حق ان سے نہ مانگو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی ماتحت رعیت کے بارے میں ان سے خود ہی باز پرس کرے گا اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے علامہ انور شاہ صاحب کشمیری اپنی فارسی کتاب خاتم النبیین

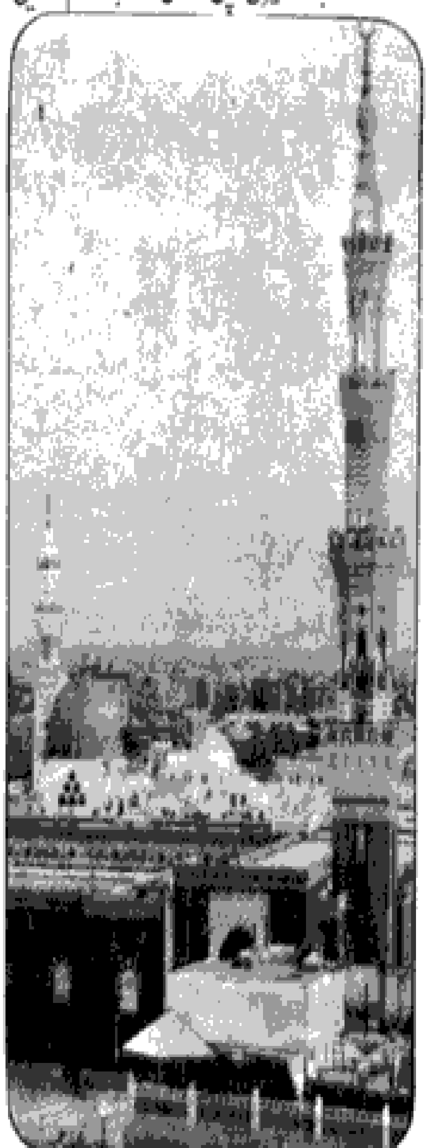

ص ۱۱۱ میں رقم طراز ہیں کہ یہ حدیث دو وجہ سے غیر تشریعی نبوت کے انقطاع کی دلیل ہے (۱) انبیاء بنی اسرائیل قوم بنی اسرائیل کی قیادت وسیادت کرتے تھے توریت کی شریعت پر وہ تمام انبیاء کرام عامل تھے۔ کوئی دوسری شریعت نہیں رکھتے تھے گویا غیر تشریعی نبی تھے اور آنحضرتؐ نے اس بخاری کی حدیث میں فرمایا ہے کہ اب میرے بعد اس قسم کے انبیاء بنی اسرائیل بھی نہیں ہونگے اس سے سرادنیٰ فہم کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ اس حدیث میں اسی غیر تشریعی نبوت کے انقطاع کو بیان فرمایا گیا ہے (۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ اس بخاری کی روایت میں اس چیز کا بھی ذکر فرمایا گیا ہے کہ نبوت ختم ہے اور نبوت کے بدلے میں باقی رہنے والی چیز خلافت ہے اور وہ قیامت تک کے لئے باقی ہے اگر کسی قسم میں نبوت باقی ہوتی تو آپ بجائے خلافت کے اس کا بھی نام ضرور لیتے۔

مولانا ظفر علی خان نے دو شعروں میں بھی اس کی بہترین وضاحت فرمائی ہے

(۱) اکلمت لکم پڑھکے زبان عربی میں
ظلی و بروزی نبوت کو مٹادوں

(۲) کچھ فرق بروز اور تناسخ میں نہیں ہے
انکار ہو جس کو انہیں اقرار کرادوں

حدیث دوئم بخاری شریف ص ۵۰۱ کتاب المناقب میں ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ میری اور انبیاء سابقین کی مثال ایک ایسے محل کی سی ہے جو نہایت خوبصورت بنایا گیا ہو۔ مگر اس میں ایک

اینٹ کی جگہ چھوڑدی گئی ہو۔ لوگ تعجب سے اس محل کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑدی گئی سو میں نے اس اینٹ کی جگہ کو پر کردیا ہے اور وہ عمارت مجھ پر ختم ہوئی اور میں خاتم النبیین ہوں۔ اس کی شرح علماء محققین نے اس طرح فرمائی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ایک طرف عالم کی بنیاد رکھی تو اسی کے ساتھ دوسری طرف قصر نبوت کی بھی پہلی اینٹ رکھی یعنی عالم میں جس کو اپنا خلیفہ بنایا تھا اسی کو قصر نبوت کی خشت اول قرار دیا(یعنی آدم علیہ السلام کو) ادھر عالم بتدریج پھیلتا رہا ادھر قصر نبوت کی بھی تعمیر ہوتی رہی۔ آخر کار عالم کے لئے جس عروج پر پہنچنا مقرر تھا پہنچ گیا۔ ادھر قصر نبوت بھی اپنے جملہ محاسن اور خوبیوں کے ساتھ مکمل ہوگیا اور اس لئے ضروری ہوا کہ جس طرح عالم کی ابتداء میں رسولوں کی بعثت کی اطلاع دی گئی تھی۔ اس کی انتہا پر رسولوں کے خاتمہ کا اعلان کردیا جاتا۔ تاکہ قدیم سنت کے مطابق آئندہ اب کوئی شخص رسول کی آمد کا انتظار نہ کرے۔ چنانچہ امام الانبیاءؑ نے آکر اس کا اعلان فرمایا کہ قصر نبوت میں ایک ہی اینٹ کی کسر باقی تھی اور وہ میری آمد سے پوری ہوگئی اور اب قصر نبوت مکمل ہوگیا۔ اب اس قصر نبوت میں ظلی و بروزی، تشریعی، غیر تشریعی نبوت کی اینٹ داخل نہیں ہوسکتی کیونکہ اس قصر نبوت میں کوئی جگہ نہیں کہ فالتو اینٹ اس کا جز(قصر نبوت) نہیں بن سکتی علامہ انور شاہ صاحب کشمیری نے اپنی فارسی کتاب ص ۷۷، خاتم النبیین میں اس بخاری کی حدیث کی تشریح اس طرح فرمائی ہے کہ قصر نبوت میں کسی فالتو اینٹ کی جگہ نہیں ہے کہ ظلی و بروزی اینٹ اس قصر میں رکھی جاسکے بہرحال مقصد یہ ہے کہ جب آپ کے بیٹے حضرت ابراہیمؓ، فاروق اعظمؓ اور حضرت علیؓ کے لئے قصر نبوت میں کسی قسم کی گنجائش نہیں تو مسیلمۃ الہند اور اسود قادیان کے لئے جگہ کیسے نکل سکتی ہے اس لئے ایسی نکمی اینٹ کو کہیں ادھر ادھر پھینک دیا جائے گا۔

علامہ اقبال مرحوم نے سچ اور خوب فرمایا ضرب کلیم ص ۵۳

(۱) محکوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارت گر اقوام ہے وہ صورت چنگیز
فتنہ ملت بیضاء ہے امامت اس کی
جو مسلمان کو سلاطین کا پرستار کرے

حدیث سوئم بخاری شریف ص ۵۰۱ ج ۱ میں باب ماجاء فی اسماء رسول اللہؐ میں جبیر بن مطعم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ امام الانبیاءؑ نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں ۱۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۲۔ احمدؐ ۳۔ الحاشر یعنی سب سے پہلے میں قبر مبارک سے (قیامت والے دن) اٹھایا جاؤنگا اور باقی تمام لوگ میرے بعد اٹھائے جائیں گے۔

(۴) الماحی یعنی میرے ذریعے کفر کو مٹایا جائے گا

(۵) العاقب یعنی عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ جیسے کہ یعقوب علیہ السلام کا نام بھی یعقوب اسی لئے ہے کہ آپ اپنے بھائی عیص کے بعد پیدا ہوئے اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ اسحٰق علیہ السلام کے بڑے بیٹے عیص پہلے پیدا ہوئے اور ان کے بعد یعقوب علیہ السلام پیدا ہوئے اور دونوں بھائیوں کی عمر ایک سو سینتالیس (۱۴۷) سال ہوئی پیدا بھی ایک دن ہوئے اور وفات بھی ایک دن ہوئی جب مصر میں یعقوب علیہ السلام نے وفات پائی تو یوسف علیہ السلام ان کی وصیت کے مطابق ساج کے ایک تابوت میں ان کو رکھ کر شام لے گئے جس روز شام پہنچے اتفاق اسی روز یعقوب علیہ السلام کے بھائی عیص کو دفنانے کے لئے ان کے ورثاء لائے چنانچہ دونوں بھائیوں کو اپنی اپنی قبر میں دفن کیا گیا۔ چنانچہ یوسف علیہ السلام اپنے باپ اور تائے کو دفن سے فارغ ہوکر مصر واپس آگئے۔ دیکھو تفسیر قرطبی ص ۲۲۸ ج ۹، بہرحال مقصد یہ ہے کہ عقب یا عاقب کے معنیٰ ہیں جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو یعنی آخری نبی علامہ اقبال مرحوم نے فرمایا ۱۔ پنجاب کے ارباب نبوت کی شریعت کہتی ہے کہ یہ مؤمن پارینہ ہے کافر ۲۔ آوازہ حق اٹھتا ہے کب اور کدھر سے، مسکیں دلکم ماندہ دریں کشمکش اودر۔

حدیث چہارم بخاری شریف ص ۵۲۱ ج ۱ میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمرؓ ہے اور ایک بخاری میں یہ بھی ہے کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل میں کچھ لوگ ایسے ہوا کرتے تھے جن سے غیبی طور پر باتیں کی جاتی تھی، مگر وہ نبی نہ ہوتے تھے اگر میری امت کوئی شخص ایسا ہے تو وہ عمرؓ ہے مولانا بدر عالم نے ترجمان السنہ ص ۲۰۸ ج ۱ میں اس کی شرح اس طرح بیان فرمائی ہے کہ محدث و مکلم دونوں لفظ بصیغہ اسم مفعول ہیں ان دونوں کا معنیٰ یہ ہے کہ جس کے دل میں ملائکہ مقربین کی جانب سے کوئی بات اس طرح ڈالی جائے گویا اس سے کسی نے کہہ دی ہے اور یہ محدث کا لفظ جیسے بخاری کی حدیث میں موجود ہے اسی طرح ابن عباسؓ کی قرآت میں قرآن مجید میں بھی موجود ہے دیکھو بخاری شریف ص ۵۲۱ ج ۱ وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث یعنی جیسے قرآن مجید کی ابن عباس کی قرأت میں محدث کو نبی و رسول کے مقابلہ میں رکھ کر بتلایا گیا کہ محدث نبی و رسول نہیں ہوسکتا اسی طرح اس بخاری کی روایت میں کہ حضرت عمرؓ محدث و ملہم ہیں لیکن آگے استثناء میں موجود ہے کہ وہ نبی نہیں یعنی حضرت عمرؓ محدث ہیں اور نبی نہیں ہیں۔ تو اس حدیث سے واضح ہوگیا کہ محدث و مکلم و ملہم نبی و رسول نہیں ہوسکتا اگر بالفرض کادیان کے دہقان کو ملہم مان بھی لیا جائے تو مضمون بہت طویل ہوجائے گا صرف ایک الہام پر تفریح طبع کے طور پر کلام کرتا ہوں۔ دیکھو مرزا نے توضیح المرام ص ۱۹ پر لکھا ہے کہ محدث بھی ایک معنیٰ میں نبی ہوتا ہے گو اس کے لئے نبوت نامہ نہیں مگر تاہم جزوی طور پر ایک نبی ہی ہے اور رسولوں اور نبیوں کی طرح اس محدث و ملہم کی وحی دخل شیطانی سے منزہ (پاک) ہے اور دوسرا الہام اس کے برخلاف ضرورت الامام ص ۱۰ میں ہے کہ جو شخص شیطانی الہام کا منکر ہے وہ انبیاء علیہم السلام کی تمام تعلیموں کا انکاری ہے بائبل میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ چار سو

(۴۰) نبیوں کو شیطانی الہام ہوا تھا اور انہوں نے الہام کے ذریعے سے جو ایک سفید جن کا کرتب تھا ایک بادشاہ کی فتح کی پیش گوئی کی آخر وہ بادشاہ بڑی ذلت سے مارا گیا۔ اب آپ کذاب و مفتری کے دونوں الہاموں میں موازنہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ مرزا کے الہام بھی کیسے بدبودار و تعفن سے بھرے ہوئے ہیں علامہ اقبال نے خوب فرمایا ہے

(۱) شیخ اولرد فرنگی را مرید
گرچہ گوید از مقام بایزید

ترجمہ۔ یعنی مرزا قادیانی کا پیر شیطان مرد اور وہ انگریز کا غلام ہے اگرچہ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں بایزید کے مقام سے بول رہا ہوں۔

(۲) گفت دین را رونق از محکومی است
زندگانی از خودی محرومی است

ترجمہ۔ وہ مرزا کہتا ہے کہ غلامی ہی میں دین کی رونق ہے اس کی زندگی خودی سے محروم ہے۔

(۳) دولت اغیار را رحمت شمرد
رقص اوگرد کلیسا کرد و مرد

غیروں کی (انگریزوں) کی حکومت کو وہ رحمت شمار کرتا ہے اس نے گرجا کے ارد گرد رقص کیا اور مرگیا۔

حدیث پنجم۔ بخاری شریف ص ۶۳۳ ج ۲۔ باب غزوہ تبوک میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک پر تشریف لے گئے اور حضرت علی کو اپنا خلیفہ (پ) بنایا حضرت علی نے فرمایا کیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں خلیفہ بناتے ہیں؟ تو آپ نے ان کی عظمت شان بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "اے علیؓ میرے ساتھ تمہاری نسبت وہی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام کو تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں" اس کی شرح کرتے ہوئے خاتم النبیین ص ۲۰ پر لکھا ہے کہ اس حدیث میں منشاء استثناء ذات علی کو ذات ہارون علیہ السلام سے تشبیہ دینا نہیں اس لئے کہ حدیث کے لفظ یہ نہیں کہ تم بمنزلہ ہارون علیہ السلام کے ہو بلکہ یہ ہیں کہ تم مجھ سے وہی علاقہ رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھا یعنی ایک تعلق کی تشبیہ دوسرے تعلق کے ساتھ ہے مطلب یہ ہے کہ جس طرح موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام کو مانگ کر لیا تھا۔ میں نے بھی تجھ کو مانگ کر لیا ہے لیکن اس اخوت سے نبوت بطور ورثہ کے حاصل نہیں ہوگی اور اسی وجہ سے خصائص کبریٰ ص ۲۴۹ ج ۲ میں اس حدیث کے بعد ہے کہ مگر یہ کہ نہ نبوت ہے نہ وراثت۔

حدیث ششم۔ بخاری شریف ص ۱۰۹۱ ج ۲ میں ہے کہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان حشر کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے کہ لوگ پریشان ہوکر مختلف انبیاء کرام کے پاس جائیں گے اور وہ نبی دوسرے نبیوں کی طرف بھیج دینگے آخر میں عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ تم امام الانبیاءؐ کی خدمت میں جاؤ آج وہی سفارش فرمائیں گے چنانچہ تمام اہل محشر جمع ہوکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ کہیں گے! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان رسول ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی اور پچھلی تمام لغزشیں معاف کردیں ہیں آپ ہماری سفارش فرمادیں۔ مقصد یہ ہے کہ قیامت کے دن تمام لوگ پہلی امتوں کے، آپ کو خاتم الانبیاء کہہ کر پکاریں گے جس سے ثابت ہوا کہ پہلی تمام امتیں بھی آپ کو آخر الانبیاء اس معنی پر سمجھتی ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوا ورنہ قیامت کے دن اس لفظ سے خطاب کے کوئی معنی نہیں اسی کو شیخ عطار نے منطق الطیر میں خوب لکھا

بلے از انبیاء اوبود مقصود
چوں او آمد نبوت گشت مسدود

(ترجمہ) ہاں تمام انبیاء کرام میں سے وہی مقصود تھے جب آپ آخری نبی بن کر تشریف لے آئے تو ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہوگیا۔

حدیث ہفتم۔ بخاری شریف ص ۱۰۳۵ ج ۲ میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے صرف بشارت دینے والی باتیں ہیں عرض کیا گیا وہ مبشرات کیا ہیں یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا اچھا خواب اور بخاری شریف ص ۱۰۳۹ ج ۲ میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا نیک آدمی کا اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں جز ہوتا ہے ترجمان السنہ ص ۲۰۲ ج ۱ میں اس کی شرح اس طرح فرمائی ہے کہ علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں کہ سچے خوابوں کو صرف تشبیہی لحاظ سے نبوت کا جز کہا گیا ہے اس کی مثال اس طرح ہے کہ عناصر اربعہ (پانی، مٹی، آگ، ہوا) انسان کے اجزاء ہیں مگر ان میں کسی ایک کو انسان نہیں کہا جاسکتا مثلاً پانی انسان کا چوتھائی حصہ ہے مگر انسان نہیں۔ اسی طرح باقی عناصر تو اچھے خواب نبوت کا چھیالیسواں جز ہوکر نبوت کیسے ہوسکتے ہیں اور نیز ایک حدیث میں متانت و بردباری کو نبوت کا چھبیسواں جز کہا گیا ہے ظاہر ہے کہ متانت و بردباری کی وجہ سے کسی کو نبی نہیں کہا جاسکتا جب چھبیسویں جز والے کو نبی نہیں کہا جاسکتا تو چھیالیسویں جز (اچھے خواب) والے کو نبی کس طرح کہا جاسکتا ہے اللہ تعالیٰ صحیح فہم عطا فرمائے۔ (آمین)

بقیہ: فری میسن

مصنوعی طور پر تیار کرنے کے تجربات ہو رہے ہیں حتیٰ کہ مصنوعی جاندار بنانے کے تجربات ہو رہے ہیں) دراصل اس کمرشیلائزیشن کی انتہائی منزل پر پہنچنے کی کوشش ہے جہاں یہودی ایک عالمگیر طاقت کے اعتبار سے اس بات کا فیصلہ کریں گے کہ کتنے لوگوں کو زندہ رہنا چاہئے ساتھ ہی ساتھ ان کا منشا یہودیوں کے علاوہ آبادی کے سلسلے میں وہی ہے جو سامان اور آلہ جات کا ہے یعنی اگر کسی وقت خاص میں انسانی وسائل کی زیادہ ضرورت ہے تو اتنے انسان پیدا کرلئے جائیں۔ اور جب ضرورت نہ ہو تو انھیں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے ٹیسٹ ٹیوب بے بی اور (مرغبانی کے مراکز) میں جو تجربات ہو رہے ہیں((یعنی مثلاً" وہ کسی دن ایک لاکھ چوزے نکالتے ہیں۔ اگر پچاس ہزار بک سکے تو بقیہ پچاس ہزار کو برقی چولھوں میں جلا ڈالتے ہیں اس لئے کہ پچاس ہزار کو ایک دن پالنا دوسرے دن نئے پچاس ہزار پیدا کرنے کے مقابلے میں مہنگا ہوتا ہے) اسی کمرشیلائزیشن کا حصہ ہے۔ (جاری)

دوسری قسط

قادیانی مسیح کی صحبت میں

مرزائیوں کا اخلاقی و ذہنی زوال

محمد رفیق دلاوری

خلیفۃ المسیح پر حرام کاری کے الزامات

انشاء اللہ العزیز "رئیس قادیاں" کی تیسری جلد میں ایک مستقل عنوان کے تحت ثابت کیا جائے گا کہ ایک نوجوان کنواری لڑکی عائشہ بیگم قادیانی مسیح کے پیر دبایا کرتی تھی اور وہ کئی سال تک اس خدمت پر مامور رہی۔ لیکن قارئین کرام میں سے شاید اکثر کو معلوم نہ ہو گا کہ جمالیات کے باب میں مسیح صاحب کا صلبی فرزند میاں محمود احمد جو آجکل قادیاں میں گدی نشین ہے باپ سے کہیں بڑھ چڑھ کر گل کاریاں کر رہا ہے میاں محمود احمد کی اخلاقی تصویر شاید مولوی عبدالکریم صاحب سابق مدیر مباہلہ امرتسر سے بہتر اور کوئی نہ کھینچ سکے گا۔ اس لئے مناسب ہے کہ جو صاحب خلیفہ صاحب کے "تقدس" کا حال معلوم کرنا چاہیں وہ مولوی صاحب ممدوح کی طرف رجوع کریں چند سال پیشتر جریدہ "زمیندار" لاہور خلیفہ صاحب کی تعریف "فلسفہ مشی فی النوم کے [illegible] جو صاحب اس مشی فی النوم کا دلچسپ واقعہ معلوم کرنا چاہیں وہ خاکسار مولف کتاب سے مل کر دریافت کر سکتے ہیں۔ یہاں مختصراً اتنا بتا دینا کافی ہے کہ اس واقعہ کا تعلق بھی "جمالیات" ہی سے ہے۔

خلیفہ صاحب کے چال چلن کی عام حالت یہ ہے کہ ان کے اپنے مخلص مرید کئی سال سے ان پر فواحش و حرام کاری کے الزام لگا رہے ہیں لیکن وہ آج تک اپنی برأت نہیں کر سکے۔ اس سلسلہ میں میاں محمد علی صاحب امیر جماعت مرزائیہ لاہور کے ایک مراسلہ کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

اخبار "فرقان" میں ایک مضمون شائع ہوا ہے کہ میں (میاں محمد علی) ان الزاموں کو جھوٹا سمجھتا ہوں جو شیخ عبدالرحمٰن مصری اور اس کے ساتھیوں نے میاں محمود احمد پر لگائے ہیں حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ ان الزامات کے متعلق اگر کوئی شخص بولنے کا حق رکھتا تھا تو وہ خود میاں محمود احمد تھے اور ان کیلئے دو موقعے ایسے آئے تھے کہ وہ پبلک کو مطمئن کر سکتے تھے۔ پہلا موقع وہ تھا جب مولوی عبدالکریم مباہلہ والے نے میاں محمود احمد سے ان الزامات پر مباہلہ کرنا چاہا تھا مگر میاں صاحب نے انکار کر دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد مخلصین کی ایک جماعت قادیاں میں اٹھی جس نے اس قسم کے بلکہ اس سے بھی بدتر الزامات کے متعلق تحقیقات کا مطالبہ کیا اور اپنی ہی جماعت کے کمیشن کے سامنے اپنا ثبوت پیش کرنے کیلئے میاں صاحب سے درخواست کی۔ یہ ایک نہایت معقول تجویز تھی۔ لیکن میاں صاحب نے اس مطالبہ کو بھی منظور نہ کیا۔

اب میاں صاحب کے مرید ان الزامات کو جھوٹا ثابت کرنے کی جرأت نہیں رکھتے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ لوگوں کے پاس دوڑے دوڑے پھرتے ہیں کہ تم ان الزاموں کو غلط سمجھتے ہو یا صحیح؟ یہ خیال قطعاً غیر صحیح ہے کہ چونکہ میاں صاحب چار بیویوں کے شوہر ہیں اسلئے وہ زنا کا ارتکاب نہیں کر سکتے۔ حالانکہ نہ کسی کا مجرد ہونا اسکی زناکاری کی دلیل ہے۔ نہ کسی کا چار چھوڑ چار سو بیویوں کا شوہر ہونا اسکی پاک بازی کی شہادت ہے۔

میاں صاحب کو چاہیئے کہ یا تو الزام لگانیوالوں سے مباہلہ کریں یا اپنی جماعت کا ایک کمیشن مقرر کر کے الزامات کی تحقیق کرائیں اگر یہ الزام کسی دشمن کی طرف سے ہوتے تو کہدیا جاتا کہ قطعاً جھوٹ ہے۔ لیکن الزام لگانیوالے میاں صاحب کے اپنے مخلص مرید ہیں جنہوں نے خدمت دین (مرزائیت) کیلئے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی ہیں اپنے مخلص مرید اپنے پیر پر جان بوجھکر جھوٹ نہیں باندھ سکتے۔

پھر اس الزام کی وجہ سے ان لوگوں کو سخت ترین نقصان اٹھانا پڑا۔ ان کا مقاطعہ کر دیا گیا۔ ان پر عرصہ حیات تنگ کیا گیا۔ یا آخر ان کا مکان جلا دیا گیا۔ میاں صاحب کے ایک مخلص مرید نے جو بہت ہی رازدار تھے اور ایک دفعہ کسی پہاڑ پر میاں صاحب کے ساتھ رہے تھے مجھے خط لکھا کہ میں تو (قادیاں کے) اندرونی حالات کو دیکھ کر دہریہ ہو گیا تھا مگر کتاب "بیان القرآن" نے میری دستگیری کی اور میرا ایمان خدا اور اس کے رسول ﷺ پر تازہ ہو گیا۔

خاکسار محمد علی۔ ۲۹ جولائی ۱۹۴۲ء (پیغام صلح مورخہ ۶ اگست ۱۹۴۲ء، صفحات ۷-۸)

اس بیان میں میاں محمد علی صاحب نے ضمناً اپنی کتاب بیان القرآن کی بھی تعریف کر دی ہے۔ لیکن راقم الحروف یہ ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہے کہ اس کتاب میں الحاد و زندقہ کے خارزار کے سوا اور کچھ نہیں آج تک جس قدر ملاحدہ و زنادقہ اسلام میں پیدا ہوئے میاں محمد علی ان کے عقائد و افکار کو اپنا کر اپنی طرف سے پیش کر دیا ہے اور کوشش فرمائی ہے کہ لوگوں کا رہا سہا ایمان بھی الحاد و دہریت کی تاریکیوں میں گم ہو جائے۔

مفتی محمد صادق قادیانی کی دیانت

مفتی محمد صادق صاحب شاید وہی سفید ریش حضرت ہیں جو سبز رنگ کی پگڑی زیب سر کیا کرتے ہیں۔ یہ بھی حضرت مرزا صاحب کے "جلیل القدر حواریوں" میں سے ہیں۔ ایک مرتبہ جریدہ "زمیندار" میں علی حسن صاحب سہارنپوری کی طرف

سے ایک مراسلہ شائع ہوا تھا جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ میرا سابقہ مفتی محمد صادق سے پڑا۔ انہوں نے احمدیہ ایشیا ٹک کمپنی کے نام سے ایک کمپنی کھولی تھی۔ میں نے ہندوستانی اور مسلمان بھائی سمجھ کر نو سو ساٹھ روپے کا مال بھیج دیا تھا جس میں سے مجھ کو ایک پائی بھی وصول نہیں ہوئی۔ اس مطلب کیلئے ان سے گفتگو کرنے کیلئے قادیان گیا مگر یار لوگوں نے رسائی نہ ہونے دی۔ پھر قادیان کے دارالقضا میں فیصلہ کرانا چاہا لیکن جواب ملا کہ تم غیر ہو ہم فیصلہ نہیں کر سکتے۔ (روزنامہ زمیندار مؤرخہ ۲۸ شعبان ۱۳۵۳ھ) معلوم نہیں کہ اس مراسلہ کی اشاعت کے بعد بھی مفتی صاحب نے علی حسن صاحب کی حق رسی کی یا نہیں؟

مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور کے اخلاقی نمونے

جریدہ "الفضل" قادیان نے لکھا کہ مولوی محمد علی صاحب صریح خلاف واقعہ باتیں پیش کرا کے احمدیہ جماعت لاہور کو دھوکا دیتے ہیں اور اپنا اُلو سیدھا کرنے کیلئے طرح طرح کے ریزولیوشن پاس کراتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مولوی محمد علی اپنی خدمات کا کوئی صلہ نہیں لیتے حالانکہ انہوں نے ماسٹر فقیر اللہ سے مل کر ہزار ہا روپے حق تصنیف کی آڑ میں عجیب اور انوکھے طریق سے وصول کئے آج تک مولوی صاحب مرزا صاحب کی ایک کتاب ٹیچنگز آف اسلام پر ناجائز طریق سے حق تصنیف لے رہے ہیں۔ یہ تو انکی تصنیف نہیں انگریزی ترجمۃ القرآن پر بھی انکو کوئی حق نہیں۔ اگر ملازمت میں ترجمہ کرنے سے انکو یہ حق حاصل ہو جاتا ہے تو پھر وہ محمد دی پرافٹ یعنی انگریزی ترجمہ سیرت خیر البشر ﷺ پر کیوں حق تصنیف لے رہے ہیں؟ اس کا ترجمہ تو محمد یعقوب صاحب نے کیا تھا۔ کیا مولوی صاحب اس بات سے انکار کر سکتے ہیں کہ انہوں نے ماسٹر فقیر اللہ کے ذریعہ سے کئی مرتبہ فروخت کتب پر حق تصنیف وصول نہیں کیا؟ کیا یہ امر واقعہ نہیں کہ اس وقت کتب انجمن کے قرضہ جات ۳۲ ہزار روپے سے اوپر قابل وصول ہیں جس پر مولوی صاحب ۲۵ فیصد یعنی آٹھ ہزار روپیہ وصول کر چکے ہیں۔ خواہ بے چاری انجمن کو یہ روپیہ وصول ہو یا نہ ہو۔ مولوی محمد علی صاحب ہمیشہ مفت اشاعت کتب کے لئے روپیہ مانگتے ہیں قوم کے روپیہ سے کتابیں تو چھپ گئیں وہ کیوں مفت تقسیم نہیں کی جاتیں لیکن چھپنے کے بعد دوبارہ قوم سے انہی کتابوں کی مفت تقسیم کے لئے روپیہ وصول کیا جاتا ہے۔

اس پر طرفہ یہ کہ مفت اشاعت ہو یا نہ ہو خواہ زر چندہ وصول ہو یا نہ ہو۔ مولوی صاحب موعودہ زر چندہ پر اپنا ۲۵ فیصدی حق تصنیف وصول کر لیتے ہیں۔ جب تک تو ہر سال قوم کی خدمت چھ ماہ سے زیادہ پہاڑوں کی ٹھنڈی ہواؤں میں کرتے ہیں۔ لاکھوں روپوں سے قوم کے بچوں کیلئے لاہور میں مسلم ہائی اسکول تیار ہوا لیکن مولوی صاحب کے دل میں قومی ایثار اسقدر جوش زن ہے کہ ان کا اپنا لڑکا ایک عیسائی انگریزی اسکول میں پڑھتا ہے۔ مولوی صاحب کی امانت و دیانت کا ثبوت احمدیہ بستی میں مکان بنانے کی اسکیم کا حشر ہے۔ ایک ماہوار چندہ اس لئے کھولا گیا کہ چندہ دینے والوں کو باری باری جمع شدہ رقم احمدیہ بستی میں مکان بنانے کیلئے دی جائے۔ شروع شروع میں رقم مولوی صاحب کو اسلئے دیگئی کہ ان کا مکان وہاں بننے سے دوسروں کو ترغیب ہو گی لیکن مولوی صاحب یہ رقم کھا گئے اور مکان بنانے سے انکار کر دیا۔ ہزاروں روپوں کے بیسے اور رجسٹریاں مولوی صاحب کے نام آتی ہیں جو چندے کی ہوتی ہیں لیکن ان کے حساب کتاب کا کوئی پتہ نہیں (الفضل ۷ ستمبر ۱۹۲۸ء)

میاں محمد علی صاحب اس پیرانہ سالی میں بڑے عیش و آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ انہیں بیالیس مربع زمین جسکی قیمت خود انہی کے قول کے بموجب ایک لاکھ روپیہ ہوتی ہے حکومت کی طرف سے ملی تھی روزنامہ "زمیندار" (مؤرخہ ۱۲ جولائی) گرمی کا موسم کوڈلہوزی پر گزارتے ہیں اور سنا ہے کہ اب وہاں اپنی کوٹھی بنوالی ہے۔ الفضل رقمطراز ہے کہ جناب امارت مآب مولوی محمد علی صاحب ماہ مئی اور جون کے آتے ہی ہر سال کسی نہ کسی سرد پہاڑ پر تشریف لیجاتے ہیں اور اپنے نفس پر قابو نہ رکھ سکنے کی وجہ سے قومی مال کو برباد کرتے ہیں حالانکہ اور لوگ بھی اسی لاہور میں گرمی کے دن گزارتے ہیں جس میں آپ کا جی نہیں لگتا۔ آپ کو انجمن کے خزانہ سے جو رقم ماہوار ملتی ہے وہ لاہور میں رہکر صرف نہیں ہو سکتی اور دیگر سامان عیش و عشرت کے علاوہ متعدد مرتبہ نہانے کیلئے آب برف کا انتظام کرنے اور استراحت فرمانے کیلئے دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں چلنے والی بجلی کے پنکھے لگانے کے باوجود بچ رہتی ہے تو اسے انجمن کے خزانہ میں واپس کر دیا کریں۔ یہ کیا ضرور ہے کہ وہ لازماً صرف ہی ہو جایا کرے۔ (الفضل ۵ اگست ۱۹۲۴ء)

الفضل نے میاں محمد علی صاحب سے سوال کیا کہ کیا ریلوے میں تھرڈ کلاس (تیسرا درجہ) نہیں جو آپ سیکنڈ کلاس (درجہ دوم) کے سوا سفر ہی نہیں کر سکتے۔؟ (الفضل ۲ اگست ۱۹۲۴ء) لیکن یہ اعتراض بے جا ہے کیونکہ میاں محمود احمد صاحب فسٹ کلاس (درجہ اول) میں سفر کرتے ہیں۔ انہوں نے یورپ جاتے ہوئے جہاز کے درجہ اول ہی میں سفر کیا۔ (الفضل ۱۲ اگست ۱۹۲۴ء) اور اور ان کے شاہانہ مصارف مولوی محمد علی صاحب کے نوابی اخراجات سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ یاد رہے کہ میاں محمود احمد مسیح قادیانی کے فرزند ارجمند اور مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی وکیل مرزا صاحب کے مقرب صحابیوں میں سے ہیں۔ خاکسار راقم الحروف نے مولوی محمد علی کو ۱۹۲۴ء میں یہیں لاہور میں دیکھا تھا۔ سفید ریش فرشتہ صورت ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی ان کے دل و دماغ میں ساری دنیا کا الحاد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے اس لئے ان کو دیکھ کر یہ شعر یاد آجاتا ہے۔

ریش سفید شیخ میں ہے ظلمت قرب اس کی
نہ کرنا گماں صبح

خواجہ کمال الدین لاہوری کے اخلاقی کمالات

خواجہ کمال الدین صاحب لاہوری بھی مرزا صاحب کے "خاص صحابی" تھے۔ ان کے اخلاق پر

حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب
خلیفہ مجاز حضرت تھانویؒ مدظلہ العالی

غیبت کے نقصانات اور اس کا علاج

آج کل غیبت کا بہت زور ہے حالانکہ یہ ایسی عادت ہے جس سے دنیا و دین دونوں کی رسوائی و خرابی کا قوی اندیشہ ہے اس لئے مختصر طور پر اس کے کچھ نقصانات اور اس کا علاج بزرگوں کی کتب و ارشادات سے مرتب کر کے شائع کیا جارہا ہے ان باتوں کو بار بار سوچنے سے اور ان پر عمل کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ اس مرض کا ازالہ ہوجائے گا اور اس سے حفاظت رہے گی۔

۱۔ غیبت کا ضرر و نقصان یہ ہے کہ اس سے افتراق پیدا ہوتا ہے اور افتراق سے مقدمہ بازی لڑائی جھگڑا سب کچھ ہوتے ہیں اور اتفاق کے اندر جو مصالح و منافع ہوتے ہیں افتراق کی صورت میں ان سے بھی محرومی ہوجاتی ہے۔

۲۔ غیبت کرنے کے ساتھ ہی قلب میں ایسی ہی ظلمت پیدا ہوتی ہے جس سے سخت تکلیف ہوتی ہے جیسے کسی نے گلا گھونٹ دیا ہو۔ جس کے دل میں ذرا بھی حس ہو اس کو یہ بات محسوس ہوتی ہے۔

۳۔ غیبت کرنے سے دین و دنیا دونوں کا نقصان یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے وہ اگر سن لے تو غیبت کرنے والے کی فضیحت (رسوائی) کرڈالے بلکہ اگر بس چلے تو بری طرح سے خبر لے، دین کا نقصان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی گویا سامان دوزخ ہے۔

۴۔ حدیث شریف میں ہے کہ غیبت زنا سے بھی زیادہ ضرر کا باعث ہے۔

۵۔ غیبت کرنے والے کی اللہ تعالیٰ بخشش نہ فرمائیں گے جب تک بندہ معاف نہ کرے کیونکہ یہ حقوق العباد سے ہے۔

۶۔ غیبت کرنا گویا اپنے مردار بھائی کا گوشت کھانا ہے بھلا کون ایسا ہوگا جو اپنے مردار بھائی کا گوشت کھائے گا جیسا اس کو برا اور ناگوار خیال کیا جاتا ہے اسی طرح غیبت کے ساتھ معاملہ چاہئے۔

۷۔ غیبت کرنے والا بزدل ڈرپوک ہوتا ہے تبھی تو پیٹھ پیچھے برائی کرتا ہے۔

غیبت کرنے سے چہرہ کا نور پھیکا پڑجاتا ہے اور ایسے شخص کو ہر شخص ذلت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

۹۔ غیبت کا بڑا ضرر یہ ہے کہ قیامت کے دن غیبت کرنے والے کی نیکیاں جس کی غیبت کی ہے اس کو دیدی جائیں گی اگر اس سے کمی پوری نہ ہوئی تو جس کی غیبت کی ہے اس کی بدیاں اس کی گردن پر لادی جائیں گی جس کے نتیجہ میں جہنم کا داخلہ ہوگا ایسے شخص کو حدیث شریف میں دین کا مفلس فرمایا گیا ہے لہذا دنیا ہی میں اس کی معافی کرالینی چاہئے۔

۱۰۔ غیبت کا عملی علاج بھی کرنا چاہئے وہ یہ ہے کہ جب کوئی غیبت کرے اور منع کرنے پر قدرت ہو تو منع کردے ورنہ وہاں سے خود اٹھ جانا ضروری ہے اور اس کی دل شکنی کا خیال نہ کرے کیونکہ دوسرے کی دل شکنی سے اپنی دین شکنی (دین کو نقصان پہنچانا) زیادہ قابل اعتراض ہے یوں اگر نہ اٹھ سکے تو کسی بہانے سے اٹھ جاوے یا قصداً کوئی مباح تذکرہ شروع کردیا جائے۔

۱۱۔ غیبت کا عجیب و غریب ایک عملی علاج یہ ہے کہ جس کی غیبت کرے اس کو اپنی اس حرکت کی اطلاع کردیا کرے تھوڑی سی مداومت سے انشاء اللہ تعالیٰ یہ مرض بالکل دور ہوجائے گا۔

۱۲۔ نفع کامل کے لئے ان باتوں کے ساتھ ساتھ کسی کامل مصلح سے اصلاحی تعلق بھی ضروری ہے تاکہ اگر ان تدابیر کا اثر ظاہر نہ ہو تو ان سے رجوع کیا جاسکے۔

واللہ اعلم

تنبیہ نمبر ۱: غیبت کے معنی یہ ہیں کہ کسی مسلمان کے پیٹھ پیچھے اس کے متعلق کوئی ایسی بات کا ذکر کرنا کہ اگر وہ سنے تو اس کو ناگوار گذرے مثلاً کسی کو بیوقوف یا کم عقل کہنا یا کسی کے حسب و نسب میں نقص نکالنا یا کسی شخص کی کسی حرکت یا مکان یا مویشی یا لباس غرض جس شے سے بھی اس کو تعلق ہو اس کا کوئی عیب ایسا بیان کرنا جس کا سننا اسے ناگوار گذرے خواہ زبان سے ظاہر کی جائے یا رمز کنایہ سے یا ہاتھ اور آنکھ کے اشارہ سے یا نقل اتاری جائے یہ سب غیبت میں داخل ہے۔

تنبیہ نمبر ۲: بعض صورتوں میں غیبت جائز ہے مثلاً جہاں کسی شخص کی حالت چھپانے سے دین کا یا دوسرے مسلمانوں کا ضرر ہونے کا گمان غالب ہو تو وہاں اس کی حالت ظاہر کردینا چاہئے یہ منع نہیں ہے۔ یہ خیر خواہی و نصیحت میں داخل ہے البتہ یہ ضروری ہے کہ جس کی غیبت کرنا چاہیں اس کے حالات لکھ کر عالم باعمل سے پوچھ لیں اس کے فتوے کے بعد اس پر عمل کریں اگر دینی ضرورت نہیں ہے بلکہ محض نفسانیت ہے تو ایسی صورت میں حالت واقعی بیان کرنا غیبت حرام میں داخل ہے اور بلا تحقیق کسی کے عیوب کا بیان کرنا تو بہتان ہے۔

تنبیہ نمبر ۳: اگر شیخ کی مجلس میں بھی غیبت ہونے لگے تو فوراً اٹھ جانا چاہئے جیسے بارش عمدہ چیز ہے اس میں نہانا مفید بھی ہے مگر اولے پڑنے لگیں تو بھاگنا ہی چاہئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے دفتر جامع مسجد حافظ سلطان والی محلہ پنڈی جھنگ صدر میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں شرکائے اجلاس نے مشہور ناول نگار حاجی اشتیاق احمد کے والد محترم کے انتقال پر گہرے دکھ اور غم کا اظہار کیا۔ مرحوم کے لئے ایصال ثواب کیا گیا اور اللہ رب العزت سے مرحوم کی بخشش کے لئے دعا کی گئی۔ اللہ رب العزت سے دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے(آمین) قارئین ہفت روزہ "ختم نبوت" سے مرحوم کی بخشش کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

غلام حسین خادم ختم نبوت ۔ جھنگ

تہنیت نامہ۔ قبول اسلام

ایک نوجوان عمر ۲۲٫۲۰ سال کے قریب ہے۔ ٹانک مشن ہسپتال میں کام کرتا تھا۔ آج ۲۹ شوال ۱۴۱۵ھ مطابق ۳۱ مارچ ۱۹۹۵ء بروز جمعۃ المبارک عین دوران خطبہ میں عیسائیت سے تائب ہوکر کلمہ طیبہ پڑھا۔ قبل خطبہ غسل وغیرہ کرکے لایا گیا۔ حضرت الحاج مولانا سراج الدین شیخ الحدیث نے حلف لیا۔ بعد ازاں نماز جمعہ دفتر دارالعلوم حقانیہ سے گئے۔ وہاں چائے اور مٹھائی سے مولانا وحید الدین بن علاؤ الدین نے تمام حاضرین کا اور نوجوان کا اکرام وتواضع کی۔ مسجد میں اللہ اکبر توحید ختم نبوت کے نعرے بلند ہوئے۔ نوجوان بہت خوش وخرم تھا۔

اس کو محلہ میں کرایہ کا مکان مہیا کیا گیا۔ جس میں محلہ کا ہر قسم کا تعاون حاصل ہوگا۔ آج رات کو عشاء کے بعد دوبارہ نکاح پڑھایا جائے گا۔ شادی شدہ ہے۔ مدرسہ نعمانیہ میں تعلیم وتدریس کا اعلان ہوا۔ نو مسلم کا نام محمد عبداللہ رکھا گیا ہے۔ اس کے مزید تین بھائی اور پانچ بہنیں ہیں۔ یقین دلایا گیا ہے کہ وہ مذہب اسلام کے قبول کا اعلان کریں گے۔ نمازیوں کی اکثریت نے نوجوان مسلم کو گلے لگا لگا کر مبارک باد پیش کی اور اسلام قبول کرنے پر خوشی کا اظہار کرتے رہے۔

اخبارِ ختمِ نبوت

احقر اطلاع کنندہ غلام حسین کارکن مجلس احرار اسلام ڈیرہ اسماعیل خان

مبلغین ختم نبوت کے تبلیغی دورے

(نمائندہ خصوصی)عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کے اجلاس منعقدہ ۱۱'۱۲' شوال المکرم ۱۴۱۵ھ کے فیصلہ کے مطابق مختلف علاقوں میں تبلیغی پروگرام رکھے گئے۔

مورخہ ۶٫۷ ذی قعدہ ۱۴۱۵ مطابق ۷ر اپریل جمعۃ المبارک کو خوشاب ضلع میں تین تبلیغی پروگرام رکھے گئے۔ جامع مسجد بگڑوالی خوشاب میں جمعۃ المبارک کی نماز سے قبل شبان ختم نبوت کی تربیتی نشست تھی جس کی صدارت قاری سعید احمد اسعد نے کی۔ جب کہ مولانا محمد اکرم طوفانی اور شیخ جہانگیر ایڈوکیٹ سرگودھا نے نوجوانوں کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنی زندگی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے تعاقب کے لئے وقف کردیں' انہوں نے کہا کہ نوجوان اگر اٹھ کھڑے ہوں تو دنیا، کائنات کی کوئی طاقت قادیانیوں کو مسلمانوں کے غیظ وغضب سے نہیں بچاسکتی۔

۲۔ روڈ علاقہ تھر کا مشہور قصبہ اور ہمارے مدیر شہر حافظ محمد حنیف ندیم رحمہ اللہ کا آبائی مسکن ہے۔ مناظر ختم نبوت خدا بخش صاحب نے جامع مسجد روڈہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

مولانا نے اپنے خطاب میں فرمایا قادیانیوں کے لئے دو ہی راستے ہیں یا اسلام قبول کرلیں یا ملک عزیز کے قانون کے پابند شریف شہری بن کر رہیں۔ تیسری کوئی صورت برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کہا ملک میں ہونے والی تخریب کاری اور دہشت گردی کی پشت پر قادیانی سازش کار فرما ہے۔

۳۔ تیسرا پروگرام پیلو وینس علاقہ تحصیل ضلع خوشاب کی جامع مسجد صدیق اکبر میں تھا جس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا غلام مصطفیٰ ربوہ نے شرکت کی۔ جامع مسجد مذکور کے خطیب مولانا عبدالستار نے وفد کا پرجوش خیر مقدم کیا۔

مولانا غلام مصطفیٰ نے قرآن وحدیث سے ثابت کیا کہ آنے والی مسیح جس کی قرآن وحدیث میں تقریباً دو سو علامات ہیں' میں سے کوئی بھی علامت مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی اور نہ ہی مہدی کی علامات میں سے کوئی بھی علامت مرزا میں پائی جاتی ہے لہٰذا مرزا قادیانی مسیح موعود اور مہدی موعود ہونے میں جھوٹا ہے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا قادیانی نے بہت سے جھوٹ بولے ہیں جب کہ نبی جھوٹ نہیں بولتا۔ مثلاً ازالہ اوھام میں لکھا ہے کہ قرآن پاک میں تین مقدس شہروں کا تذکرہ آتا ہے مکہ' مدینہ اور قادیان۔ یہ اتنا بڑا جھوٹ ہے کہ قرآن پاک پر اس سے بڑا جھوٹ نہیں بولا گیا۔

(جھوٹ نمبر۲) شہادت القرآن میں مرزا قادیانی نے بخاری شریف کے حوالہ سے لکھا۔ کہ جب امام مہدی تشریف لائیں گے تو آسمان سے آواز آئے گی "ھذا خلیفۃ اللہ المھدی" مولانا شجاع آبادی نے چیلنج دے کر کہا کہ قادیانی اگر یہ حدیث بخاری شریف میں دکھلادیں تو انہیں منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا یہ بخاری شریف پر صریح جھوٹ ہے جب کہ نبی جھوٹ بولنے سے پاک ہوتا ہے۔

۴۔ خانقاہ ڈوگراں ۔جامع مسجد رسول نگر خانقاہ ڈوگراں میں تیسری سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت یادگار اسلاف مولانا خان محمد فاضل دیوبند نے کی۔ جب

کہ کانفرنس سے جامعہ محمودیہ شیخوپورہ کے مہتمم مولانا عبدالہادی نے خطاب کرتے ہوئے تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں علماء حق کی عظیم الشان قربانیوں کا تذکرہ کیا۔ مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی نے اپنے ولولہ انگیز خطاب میں سامعین سے عہد لیا کہ وہ عظمت رسالت کے لئے مرزائیوں سے معاشی' معاشرتی' بائیکاٹ کرکے عشق رسالت مآبؐ کا عملی ثبوت دیں۔ مولانا خدا بخش نے خطاب کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے کہا کہ وہ مسلمانان پاکستان کے ایمان کا امتحان نہ لے انہوں نے کہا کہ مسلمان ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کسی بھی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

محمد اسماعیل شجاع آبادی نے آخر میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے تحفظ کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک پیش کردیں گے۔ حکومت مرزائیت نوازی اور توہین رسالت کی پالیسی سے دستبرداری کا اعلان کرے بصورت ۱۵ار اپریل کو ملک بھر احتجاجی ہڑتال کی جائے گی۔ سامعین نے ہاتھ اٹھا اٹھا کر تعاون کا یقین دلایا۔

اجلاس نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ ضلعی اور صوبائی سطح پر فی الفور تمام دینی وسیاسی' سماجی جماعتوں پر مشتمل تنظیمیں قائم کردی جائیں جو اپنی اپنی سطح پر تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد کریں اور عوام کو حکومت کی توہین رسالت کی پالیسی سے روشناس کرائیں جس میں مجرموں کو سیشن کورٹ کی طرف سے سزائے موت سنائے جانے کے وزیر اعظم کے دکھ کے اظہار۔ ہائی کورٹ میں اپیل کی سماعت کے دوران مدعی کو انتظامیہ کے دباؤ کے تحت مقدمہ سے دستبردار کرانا' مجرموں کو عدالتی فیصلے سے قبل جیل کے اندر غیر قانونی طور پر دستاویزات' سفری پاسپورٹ' ویزا' زر مبادلہ اور ویزا مہیا کیا جانا اور سپریم کورٹ میں اپیل سے پہلے ہی انہیں ملک سے باہر بھجوانا۔ توہین رسالت کے قانون دفعہ نمبر ۲۹۵ میں ایسی تبدیلیاں لانا جس کے تحت سزائے موت کے بجائے دس سال قید کی سزا' جرم کا قابل دست اندازی پولیس نہ رہنا' اور دعوی ثابت نہ ہونے پر مدعی کو دس سال قید کرنا شامل ہے۔

اجلاس نے فیصلہ کیا کہ مرکزی' ضلعی' صوبائی سطح پر مزدوروں' وکلاء' ڈاکٹرز' انجینئرز' کلرکز' طلباء' کسانوں اور محنت کشوں کی تنظیموں سے رابطہ کے لئے کمیٹیاں تشکیل دی جائیں۔ جو انہیں ان کے اس دینی وایمانی مسئلہ پر حکومت کے حملوں سے روشناس کرائیں گی اور انہیں تحریک تحفظ ناموس رسالت کی جدوجہد میں شریک کرائیں گی۔

اجلاس نے امریکی سفیر کی اس حرکت جس میں اس نے آرمی چیف سے ملاقات میں سرحد اور بلوچستان کی دو کور فوج کو ختم کرنے کے لئے کہا اور کمانڈر انچیف نے اس کا مطالبہ مسترد کردیا۔ اجلاس نے امریکی سفیر کی اس حرکت کی شدید مذمت کی اور کمانڈر انچیف افواج پاکستان کے جرات مندانہ جواب پر انہیں خراج تحسین پیش کیا گیا۔

قاری محمد انور انصر خطیب چونڈہ کی ایک اطلاع کے مطابق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ ڈویژن کے مبلغ مولانا حافظ فقیر اللہ اختر ضلع نارووال اور سیالکوٹ کے تبلیغی دورہ پر تشریف لائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ نے نارووال کی جامع مسجد حق نواز شہیدؒ میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے کہ حکومت کو امتناع قادیانیت آرڈیننس پر سختی سے عمل کرنا چاہئے تاکہ قادیانیوں کی جارحیت اور اسلام دشمنی سے باز رکھا جاسکے۔ مولانا نے نارووال کے متعدد دیہاتوں ڈیریانوالہ' راجیاں کا بھی تبلیغی دورہ کیا۔ اور متعدد اجتماعات سے خطاب کیا۔ مولانا بعد ازاں سیالکوٹ کے تبلیغی دورے کے سلسلے میں چونڈہ' پسرور' چوبارہ' سیالکوٹ بھی تشریف لے گئے جہاں انہوں نے علماء کرام سے علاقہ میں تنظیمی کام کو زیادہ سے زیادہ منظم کرنے پر تبادلہ خیال کیا۔

اسلام آباد میں عظیم الشان تحفظ ناموس رسالت کانفرنس اور کنونشن

رپورٹ: حافظ محمد سعید ناظم دفتر اسلام آباد

۱۴ر شوال بعد نماز ظہر دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان میں مجلس کے مبلغین کا آخری اجلاس جس کی صدارت پیر طریقت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم فرمارہے تھے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب نے مبلغین اور جماعتی سہ ماہی رپورٹ حضرت اقدس مدظلہ کی خدمت میں پیش فرمائی اور آئندہ تین ماہ کے پروگرام کی ترتیب حضرت اقدس مدظلہ کو بتائی۔ اس کے بعد عرض کیا کہ حضرت آپ ہی کچھ فرمادیں۔ حضرت اقدس مدظلہ کی طرف سے سکوت' پھر عرض کیا حضرت کچھ تو فرمادیں لیکن پھر سکوت۔ مبلغین کی پریشانی کے عالم میں ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہے ہیں۔ راولپنڈی ڈویژن کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے ایک بار پھر جسارت کرتے ہوئے عرض کیا کہ حضرت ساتھی آپ کے ملفوظات کے منتظر ہیں تو حضرت اقدس نے پرنم آنکھوں سے اپنے مبلغین کو دیکھا اور فرمایا کہ علماء کرام کا بلاتفریق اتحاد کرائیں جو اس وقت بہت ضروری ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ جناب اورنگ زیب اعوان اور مولانا محمد علی صدیقی اسلام آباد اور راولپنڈی کے لئے پروگرام لے چکے تھے تو مولانا محمد علی صدیقی نے عرض کیا کہ حضرت آپ یکم اور دو اپریل عنایت فرمادیں میں اس سلسلے میں سب سے پہلے اقدام کرتا ہوں۔ ایک کانفرنس تمام مکاتب فکر کی اور ایک عظیم الشان کانفرنس تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کی ہوگی۔ حضرت الامیر نے جسارت بھی عنایت فرمائی اور اس وقت بھی اور ساتھ دعاؤں سے بھی نوازا۔ راولپنڈی پہنچ کر مولانا محمد علی صدیقی اور محمد اورنگ زیب اعوان راولپنڈی اسلام آباد کے تمام مکاتب فکر سے ملاقاتیں شروع کیں ۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے ممبر مولانا محمد عبداللہ صاحب' خطیب مسجد اسلام آباد' یادگار سلف محمد امین صاحب راولپنڈی' قاری محمد زرین نقشبندی مولانا محمد شریف صاحب' مولانا محمد نذیر فاروقی' قاری احسان اللہ صاحب' مولانا عبدالوحید قاسمی' حافظ عبدالرحمان علوی نے سرپرستی خوب فرمائی اور حوصلہ افزائی کی۔ جب ان حضرات کی

راولپنڈی اور اسلام آباد کے علماء کرام نے بھرپور سرپرستی فرمائی تو کانفرنس اور کنونشن کو وسیع کرنے کے لئے اقدام شروع کردیئے گئے اور کانفرنس میں مولانا فضل الرحمان صاحب امیر جمعیت علماء اسلام اور مولانا سمیع الحق صاحب جنرل سیکریٹری جمعیت علماء اسلام 'مولانا عبدالستار نیازی' قاضی حسین احمد صاحب' امیر جماعت اسلامی' پروفیسر ساجد میر جمعیت اہل حدیث سے' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمان صاحب جالندھری اور علماء کی بھاری۔ کانفرنس کی صدارت حضرت اقدس خواجہ خان محمد خان صاحب نے قبول فرمائی۔ مولانا فضل الرحمان اور مولانا سمیع الحق صاحب اور مجاہد ختم نبوت مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب اور جناب راجہ ظفر الحق صاحب نے بنفس نفیس وقت عنایت فرمایا۔ اور جماعت اسلامی کے قاضی حسین احمد صاحب نے بیرون ملک سفر کی وجہ سے معذرت کی اور پروفیسر ساجد میر صاحب نے لاہور میں جماعتی مصروفیت کی وجہ سے معذرت کی دونوں حضرات نے اپنے نمائندے پیش کئے تو کانفرنس عظیم الشان طریقہ پر منعقد کرانے کے انتظامات عروج پر پہنچ گئے۔ مولانا محمد علی صدیقی' کا بروقت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ سے اور دفتر ختم نبوت سے رابطہ رہا اور حالات سے آگاہ کرتے رہے اور حضرت اقدس امیر محترم سے ہدایات لیتے رہے یوں کانفرنس کا دن سر پر آپہنچا۔ تمام جماعتوں کے نمائندے اسلام آباد کے معروف علاقہ کراچی کمپنی جامع مسجد خلفائے راشدین میں موجود تھے۔ اپنے اور اغیار اتحاد امت کا عملی مظاہرہ دیکھنے کے لئے جوق در جوق تشریف لارہے تھے۔ حکومت کی تمام ایجنسیوں کے نمائندے جامع مسجد خلفائے راشدین میں موجود تھے۔ مولانا سمیع الحق صاحب' سپاہ صحابہ اور تحریک نفاذ جعفریہ' سپاہ محمد کی صلح کرانے میں مصروف رہے جس کی بناء پر تشریف نہیں لاسکے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ ایک جماعتی کام بہاولپور روانہ ہونے کی وجہ سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب کو اپنا نمائندہ بناکر روانہ کیا اور مولانا اللہ وسایا نے مولانا عزیز الرحمان جالندھری کی نمائندگی کا صحیح حق ادا کیا۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت میر خلفائے راشدین کے مدرس جناب قاری نظام الدین صاحب نے کی اور اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راولپنڈی کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے کانفرنس کے مقصد سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا کہ کانفرنس تحفظ ناموس رسالت کے عنوان سے منعقد کی جارہی ہے اور اس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کی دعوت دی ہے اور اس کانفرنس کے کرانے کی وجہ یہ ہے کہ گوجرانوالہ کے قرب میں ایک دیہات میں کچھ عیسائیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی ان پر تعزیرات پاکستان کے تحت مقدمہ قائم ہوا اور سیشن جج نے ان کے خلاف توہین رسالت کا جرم ثابت ہونے پر سزائے موت سنادی لیکن حکومت کی ہدایت پر ہائی کورٹ لاہور نے ان کو باعزت طور پر بری کیا نہ صرف بلکہ حکومت پاکستان نے ان کو بڑے انعام واکرام کے ساتھ پاکستان سے روانہ کردیا جس سے تمام مسلمان پریشان ہیں اور اس وقت امت کا اتحاد اہم ضرورت ہے اور ہم اس اتحاد کا عملی مظاہرہ پیش کررہے ہیں ہم نے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کو دعوت دی ہے اور اس کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب فرماویں گے اور مہمان خصوصی مجاہد ختم نبوت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی ہیں۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت المبلغین پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالشکور حماوی صاحب نے فرمایا اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی کماحقہ حفاظت کے لئے ہمہ وقت کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم آج خاموش رہیں گے تو کل روز محشر میں شرمندہ ہونا پڑے گا' ہمارے لئے یہ گھاٹے کا سامان ہوگا۔ ہمیں اس انداز سے کام کرنا چاہئے کہ کسی قادیانی یا جنگلی عیسائی کو توہین رسالت کی جرات نہ ہوسکے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا اللہ وسایا صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کامل ہونی چاہئے اور بھی۔ مولانا نے مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ غزوہ احد میں افواہ پھیل گئی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کردیا گیا ہے تو ایک جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ تھیں وہ بے قرار ہوگئیں اور راستے پر آئیں' ہر آنے والے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پوچھتی تھیں۔ بتانے والوں نے بتایا تیرا پورا خاندان شہید ہوگیا لیکن وہ صرف ایک ہی سوال کرتی تھی کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے تو کسی نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیک ہیں' وہ افواہ غلط تھی۔ تو فرمانے لگی پھر سب کچھ ٹھیک ہے۔ جب میرے نبی ٹھیک ہیں پھر مجھے کسی کی اب پروا نہیں۔

مولانا نے مزید فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا مرتکب متفقہ طور پر واجب القتل ہے اور اس کے علاوہ کوئی حل قابل قبول نہیں ہوسکتا۔ اور نہ ہم کریں گے۔ جماعت اسلامی اسلام آباد ضلع کے امیر جناب گل انداز عباسی نے اپنے خطاب میں کہا کہ مسلمان ہونے کی سب سے بڑی نشانی یہی ہے کہ نبی کی حیثیت پوری کائنات سے زیادہ ہونی چاہئے۔ اسلام میں ہر نبی کی توہین کا مرتکب واجب القتل ہے۔ جنگلی عیسائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں تو حکومت کو دکھ نہیں ہوا لیکن جب ان کو سزا ملتی ہے تو حکومت کو دکھ ہوتا ہے۔ وکیل ختم نبوت جناب راجہ ظفر الحق صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اسلامی کہلانے والے ملک میں رہنے والے تمام باشندوں کی اسلام حفاظت کرتا ہے اور اسلام نے حفاظت کا ذمہ لیا ہے اور ان میں اسلامی ملک میں رہنے والے غیر مسلم بھی ہیں جو ذمی بن کر ملک میں رہتے ہیں۔ اسلام نے ان کے حقوق کا بھی تحفظ کیا ہے لیکن مجھے اس بات پر افسوس بھی ہے اور میں حیران بھی ہوں کہ توہین رسالت کے مرتکب مجرموں کا کیس مسلم ملک کی ہائی کورٹ میں ان ججوں نے پاس نکالا گیا جو ایڈہاک پر تھے اور پھر ان کی سزا معاف کرکے راتوں رات ان کو اعزاز واکرام کے ساتھ ملک سے باہر روانہ کردیا حالانکہ اس سے پہلے کتنے ہی کیس ایسے ہیں جو

ایک عرصہ سے ہائی کورٹ میں موجود ہیں اور ان پر نظر ثانی نہیں ہوئی اور اس کیس کا اتنی جلد لگ جانا اور فیصلہ بھی ہو جانا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حکومت نے خود یہ فیصلہ یہود و ہنود کو خوش کرنے کے لئے کردیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شوریٰ کے ممبر مولانا محمد عبداللہ نے تمام مہمان علماء کرام خصوصاً مولانا عبدالستار نیازی کا شکریہ ادا کیا اور اپنی تقریر میں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ناموس کی خاطر میرا سب کچھ قربان ہے۔ مجاہد ختم نبوت مولانا عبدالستار نیازی صاحب نے فرمایا کہ بے نظیر بھٹو نے جب وزارت عظمیٰ کے لئے جے سالک سے ووٹ مانگا تو اس نے سب سے پہلے شرط یہ ہی رکھ کہ ووٹ اس وقت دیں گے کہ جب آپ ۲۹۵ قانون ختم کردیں۔ اور بے نظیر بھٹو نے وعدہ بھی کیا۔ جب ان بھنگیوں کو سزا ہوئی تو محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ مجھے ان کی سزا پر دکھ ہوا ہے تو میں نے کہا کہ محترمہ آپ کو اب دکھ ہوا اس وقت دکھ کیوں نہیں ہوا تھا جب انہوں نے توہین رسالت کی تھی۔ مولانا نے اپنی تقریر میں اس بات کا عزم واعادہ کیا کہ میں خواہ آج بوڑھا ہو چکا ہوں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی خاطر اب بھی میدان کارزار میں اترنے کے لئے تیار ہوں بلکہ اتر چکا ہوں۔ جمعیت اہل حدیث کے ڈاکٹر صدیق الحسن نے کہا کہ سیدنا صدیق اکبرؓ ایک محفل میں اپنے بیٹے کے ساتھ موجود تھے تو آپ کے بیٹے نے کہا کہ ابا جان غزوہ بدر میں جب میں مسلمان نہیں ہوا تھا اور کافروں کی طرف سے جنگ لڑ رہا تھا تو آپ کئی بار میری تلوار کے نیچے آئے لیکن میں نے باپ سمجھ کر چھوڑ دیا۔ تو سیدنا صدیق اکبرؓ نے جواب دیا کہ بیٹا تو اگر میری تلوار کے نیچے آجاتا تو میں نبی کا دشمن سمجھ کر تجھ کو قتل کردیتا۔ مولانا نے فرمایا کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کوئی تعلقات نہیں دیکھنے چاہئیں بلکہ نبی سے محبت واضح ہونی چاہئے اور توہین رسالت کا مرتکب واجب القتل ہے اور یہ قانون اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود عمل کرایا تھا۔ کعب بن اشرف کو قتل کروا کر کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتا تھا۔

آخر میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے اسلام آباد کے رہنما نے قرار دادیں پیش کیں اور پھر مسجد خلفاء راشدین کے خطیب مولانا نذیر فاروقی نے قائد جمعیت مولانا فضل الرحمان صاحب کو امیر اور مولانا حیدری صاحب کو جنرل سیکریٹری منتخب ہونے پر مبارک باد پیش کی۔

اس کے بعد قائد جمعیت نے خطاب میں خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا۔ میں حضرت امیر محترم کا ممنون ہوں کہ مجھے اس مبارک اور مقدس اجتماع میں شرکت کے قابل سمجھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انہی کا مقام ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا مسئلہ ہو یا آپ کی ناموس کا مسئلہ یا امت مسلمہ کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کا مسئلہ اور اور آج یہ اجتماع بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ سٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد علی صدیقی نے انجام دیئے۔

بقیہ: قادیانی مسیح کی صحبت

"الفضل" نے جو ریمارک کئے ہیں وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں الفضل نے مولوی محمد علی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا۔ "حضور (مرزا محمود احمد صاحب) نے کبھی ناجائز تماشے نہیں دیکھے۔ نہ بڑے بڑے خود ساختہ مجددین کی طرح پیرس کی گلیوں میں برہنہ میموں کے ناچ دیکھے۔ نہ عورتوں سے مصافحے کئے۔ نہ حرام کھایا اور کھلایا نہ گدھوں کے سوانگ بھرے۔" (الفضل ۳۱ اگست ۱۹۳۴ء) مولانا آپ نے دوست جناب خواجہ صاحب یورپ پہنچے تو فرمانے لگے وہ کیا مجدد ہے۔ مجدد تو میں بھی ہوں اور بہت کچھ اباحتی رنگ اختیار فرما لیا تھا۔ اور بعض باتوں میں حلال اور حرام کی تمیز تک اٹھا دی اور بعض لوگ ان سے بھی برداشت اور وسعت قلب میں بڑھ گئے۔ کرسمس کے موقع پر انہوں نے سوانگ۔ کے طور پر گدھے کا روپ دھارا اور دم لگائی اور نازنینان فرنگ سے کرمچ ڈنڈے کھائے (الفضل مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۳۴ء)

الفضل نے اپنی ۳۱ اگست ۱۹۳۴ء کی اشاعت میں ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرزائی کا ایک مضمون زیر عنوان مولوی محمد علی کے "ہمراہیوں کی حرام خوریاں"۔ مقالہ افتتاحیہ کی حیثیت سے درج کیا تھا جس میں مولوی محمد علی صاحب کو مخاطب کر کے لکھا تھا۔ "مولانا! آپ سے تو آپ کے احباب نے ضرور ان حرام خوریوں کا ذکر کیا ہوگا جو ولایت میں دانستہ اور نادانستہ وقوع میں آتی رہتی ہیں۔ میرے ایک بہت معزز غیر احمدی دوست نے بیان کیا کہ میں ولایت میں ایک ہوٹل میں کھانا کھا رہا تھا جو وہیں ایک بھاری بھر کم لاہور کے رہنے والے لیکچرار اور پرنسپل بھی تشریف لائے اور کھانے میں مصروف ہوگئے۔ کھانے کے دوران میں انہوں نے ہوٹل والے سے فرمایا کہ کل والی چیز لاؤ وہ بہت مزیدار تھی۔ اس پر اس نے ایک قسم کا گوشت لا کر ان کے سامنے رکھ دیا جسے انہوں نے خوب مزے لے لے کر کھایا۔ جب وہ تناول فرما کر تشریف لے گئے میں نے بصد شوق ہوٹل والے سے پوچھا کہ وہ کیسا گوشت تھا جو مسٹر پال نے تم سے منگا کر کھایا تھا؟ ہوٹل والے نے بڑی سادگی سے جواب دیا فائن ٹیسٹ بیکن" (یعنی نہایت اعلیٰ قسم کا لحم خنزیر) الفضل ۳۱ اگست ۱۹۳۴ء۔

یہ وہ "اخلاق عالیہ" ہیں جو مسلمانوں نے مرتد ہونے کے بعد قادیاں کے خود ساختہ مسیح موعود کی صحبت میں سیکھے اور اگر کوئی اعتراض کرے کہ یہ الزام جو لاہوری مرزائیوں نے قادیانیوں پر اور قادیانی مرزائیوں نے لاہوریوں پر لگائے سب کذب بیانی اور بہتان طرازی ہے تو میں کہتا ہوں کہ اگر یہ الزام جھوٹے ہیں تو بھی میرا دعویٰ ثابت ہے کہ قادیانی مسیح کی صحبت نے مرزائی ہونے والوں کو ترقی کے بجائے الٹا اخلاقی اور ذہنی پستی میں مبتلا کر دیا۔ یہاں تک کہ مسیح صاحب کے "اخص الخاص" صحابی بھی کذب بیانی اور افترا پردازی کے طومار باندھنے میں عام بازاری لفنگوں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ واضح رہے کہ الفضل خلیفہ میاں محمود احمد قادیانی کے زیر نگرانی قادیاں سے شائع ہوتا ہے اور "پیغام صلح" مسیح قادیانی کے جلیل القدر صحابی مولوی محمد علی ایم اے لاہوری کا آرگن ہے۔

●●

مصورِ پاکستان علامہ اقبال کا انتباہ

مصورِ پاکستان علامہ اقبال نے فرمایا

قادیانی بیک وقت اسلام اور وطن کے غدار ہیں

مصور پاکستان کا یہ فرمان ملک و ملت کیلئے ایک بہت بڑا انتباہ تھا چنانچہ کھلی آنکھوں نظر آتا ہے کہ
اس ملک و ملت کے غدار اور تخریب کار ٹولے نے کس طرح اسلام اور وطن کی جڑیں کھوکھلی کرنا اپنا
اولین مشن بنالیا اور عیاری و مکاری سے ملک کے اہم ترین عہدوں پر فائز ہو کر ملک و ملت کو قادیانیت
کے جال میں پھنسانے کی کوشش کررہے ہیں کہ آج تقریباً پینتالیس سال کی طویل مدت میں بھی پاکستان اپنی
مذہبی اور سیاسی ساکھ قائم نہ کرسکا' اس سازشی ٹولے کی ریشہ دوانیوں نے پاکستان کو ساری دنیا کی نگاہ میں
ذلیل کیا' اب نئے انتخابات سرپر ہیں' اس سازشی قادیانی ٹولہ کے افراد مختلف سیاسی 'پارٹیوں کے ٹکٹ پر
انتخاب لڑنے کی کوشش کریں گے' لہٰذا تمام امت مسلمہ سے گزارش ہے کہ اس سازشی ٹولے کے
خلاف متحد ہو کر کڑی نظر رکھیں کہ کوئی قادیانی تو کسی سیٹ پر الیکشن نہیں لڑ رہا اسکی فوری اطلاع عالمی
مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے مرکزی دفتر کو دیں اور اس کے خلاف بھرپور کوشش کریں گے اور یہ عہد کرلیں کہ
کسی قادیانی کو کسی سیٹ پر کامیاب نہیں ہونے دیں گے

منجانب: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان

مرشد العلماء حضرت مولانا خان محمد مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوّت کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کو دیجئے

- عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوّت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی واصلاحی تنظیم ہے۔
- یہ تنظیم ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔
- تبلیغ واقامتِ دین خصوصاً عقیدۂ ختم نبوّت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔
- اندرون وبیرون ملک ۵۰ مبلّغ، ۵۰ دفاتر ومراکز اور ۱۲ دینی مدارس ہمہ وقت مصروفِ عمل ہیں۔
- لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو، عربی، انگریزی میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کے زیر اہتمام دو ہفت روزہ جرائد شائع ہو رہے ہیں۔
- صدیق آباد (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو مدرسے اور دو مسجدیں چل رہی ہیں۔
- عالمی مجلسِ تحفظِ ختم نبوّت کے مرکزی دفتر میں دار المبلّغین قائم ہے جہاں علماء کو ردِّ قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے۔
- ملک بھر میں اہلِ اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں جن کی پیروی عالمی مجلس ختم نبوّت کر رہی ہے۔
- ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلّغین، تبلیغ اسلام اور ردِّ قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔
- گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے بین الاقوامی ختم نبوّت کانفرنس کے انعقاد کا اہتمام کیا جا رہا ہے، لندن میں عالمی مجلسِ تحفظِ ختم نبوّت کا ایک جدید انٹرنیشنل دفتر قائم ہے۔

یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔ اس کام میں مخیّر دوستوں دردمندانِ ختمِ نبوّت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات وعطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوّت
حضوری باغ روڈ ملتان شہر، فون ۴۳۳۸ - ۴۰۹۷۸

دفتر عالمی مجلسِ تحفظِ ختم نبوّت
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی، فون ۷۷۸۰۳۳۷